

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۵۰

ماہواری برید

شش

۱۹۳۵

دیر

ظہور احمد گوی

بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطریقیت فخر العلماء قدوة السالکین
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا الحاج محمد ذاکر گوی فرارند مرقد

من جانب

اراکین حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

اغراض و مقاصد: ۱، اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت
اسلام۔ ۲، اصلاح الرسوم و احیاء اشاعت علم و بینیت

قواعد و ضوابط

۱، رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ وی۔ پی ۵ سے زیادہ فرج ہوتے

ہیں جو صاحب پانچویں یا اس سے زیادہ رقم انرض اعانت ارسال فرمائیے۔ وہ معاون
خاص تصور ہوگی۔ ایسے حضرات کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ دوچ رسالہ ہوا کریں گے۔

۲، غریب مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ عہدہ مفت ہے۔

۳، اسکاں حزب الانصار کے نام رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جاتا ہے۔ چندہ رکنیت کم از
کم چار آنے یا ہوا ریاتین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔

۴، نمونہ کارچہ میں آنے کے ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے مفت نہیں بھیجا جاتا۔

۵، سالانہ ستمبر تا دسمبر کی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے محکمہ ڈاک کی بے
عنوانیوں اور دیہات کے چھٹی رسالوں کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو
جاتے ہیں۔ اس لئے جس صاحب کو رسالہ نہ ملے وہ مہینے کے آخر میں اطلاع دیدیا

کریں۔ دوسرے دفتر و مہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بے نام

میں بیک رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب) چاہیے



۱۰۷۵

۱۰۷۵

شمسِ سلام

بھیرہ پنجاب

جلد ۲ باب ۱۹۳۳ اگست ۱۹۳۳ مہینہ اگست ۱۳۵۲ شمسی

نمبر	مضامین	نمبر	مضامین
۱	ختم نبوت	۱	مولوی محمد قاسم صاحب ہزاروی
۲	مسلم چین اور اسلامی دنیا	۲	خواجہ محمد صادق صاحب کلکتہ
۳	ابطال تنازع کا جواب الجواب	۱۵	مولانا مولوی امام الدین صاحب
۴	مولود بشریہ	۲۵	مولانا محمد سلام اللہ صاحب ٹنٹی
۵	ظفر وال میں شیعوں کا فرار	۲۶	بندہ اشاعت گزشتہ
۶	جذبات	۲۸	از جناب زہیر صاحب
۷	برقی آسمانی		

ختم نبوت

(از مولانا مولوی محمد قاسم صاحب ہزاروی)

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

برادران اسلام قانون الہی اور سنتِ مستمرہ یہ ہے کہ جب کفر و ضلالت و گمراہی کی گھٹاٹھیاں ارضِ قلوب کو اپنی بڑھتی طغیانی سے تباہ و برباد کر دیتی ہیں تو مشیتِ ایزدی شیعہ رسالت کو طوع کا حکم کرتی ہے۔ اس قانون کے ماتحت آخری آفتابِ رسالت نے فاران کی چوٹی سے اپنی تدبیر کی رفتار کے ساتھ تمام کرۂ ارض پر بلند ہوتے ہوئے اُلٹی قمرِ اکملہ کے نصفِ شمار تک پہنچ کر اپنی مسیحا کی طاقت سے قلوبِ مرد و کوزندہ اور مدہن کیا اس آخری سورج نے جس شان اور جلال سے ضیاء باری کی وہ محتاجِ بیاں نہیں۔ عیاں چہ بیاں۔ اسی پر صادق آتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ برقی کی طرح کرۂ ارض پر چمکا۔ اور نہ صرف چمکا بلکہ مرد و عورتوں میں برقی ایسا ہی پیدا کر کے آئندہ نسلوں کے لئے اٹھیں بخیر ہدایت بنا دیا۔ یہ وہ آخری سورج ہے جس سے درود و بارگاہِ دُشخت، جنگل و صحرا و یادِ سندر، زمین و آسمان، سیاہ و سفید، بلا تیز و فرقِ روشن ہوئے۔ یہی آخری علتِ فاعلِ ایجادِ عالم سے تھی۔ یہی اِذْ أَخَذَ اللَّهُ كَاصْدَاقِہٖ یَا قُتُبِہٖ مِنْ بَیِّنَاتٍ اسْمُہٗ اَحْمَدُ کا بشرِ تھا۔ یہی فخرِ اولین و آخرین، یہی اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَیْسَ بِاَعْلَمَ سے مراد ہے۔ مگر آخر وہ وقت بھی آپہنچا کہ اسلام کا آفتابِ مشرق سے چلتے چلتے مغربِ بیستم و غریب کے کنارہ پہنچ گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ وَمَا هُوَ عَلٰی الْغِیْبِ بِظَہِیْدٍ کے ماتحت جو ارشادِ آپ نے فرمایا اس کے مطابق

بہاؤنگ کہ تیرہویں صدی ختم ہوئی۔ لیکن اس صدی کے آخری حصہ میں متحدہ
 فتنے رونما ہوئے کہ جن سے دشت و جبل بھی گونج اٹھے۔ اور وہ آخری فتنہ جس کی خبر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دی عروج مروج البحر وہ فتنہ سرزمینِ قادیا
 سے نکلا۔ اور غیر معمولی رفتار کے ساتھ تمام آفاق میں پھیلنا شروع کیا۔ لیکن قانونِ
 الہی کے ماتحت ایک جماعت کا اس فتنہ سے بچنا ضروری تھا۔ اس نے اس فتنہ سے
 بچکر اس فتنہ کا حمایت جانفشانی سے صمد باب کیا۔ وہ جماعت مجدد احمد اپنے مقصد میں
 کامیاب و فائز رہی۔ ہماری مراد اس فتنہ سے منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ ہے۔ انکی
 ذات سے جس قدر دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان ہوا ہے وہ ہر سچا مسلمان
 جانتا ہے۔ منشی غلام احمد صاحب اگر علانیہ دشمن بن کر نقصان پہنچانے تو کوئی حق
 نظر غیظ و غضب نہ ہوتی۔ کیونکہ دشمن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دشمن کو نقصان پہنچا
 گرافس سے کناٹا پڑتا ہے کہ آپ نے کبھی عالم اسلام ہر کر کبھی مجدد وقت بنکر کبھی
 مہدی موعود بنکر کبھی ظل و بروز کی چادر اور صحرے کبھی مسیح نصاریٰ بنکر کبھی مشیت
 ثانی کا ڈھونگ رہا کر اور کبھی کرشن اور زرتشت ہو کر دھوکا دیا۔ اور اسلام کو نقصان
 پہنچایا۔ سب سے پہلو منشی غلام احمد نے تنبیح احکام اللہ کا کام شروع کیا۔ تیرہ سو
 سال سے جو مسائل یا اجماع معمول بہا اور معتقد علیہ ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ کے
 مانع فیصلوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شیخی اور تعصبات کی پیروی کرتے ہوئے یوں گل افشانی فرمائی کہ
 جو حدیث میری وحی کے خلاف ہوڑ دی کی ٹوکر ی میں ڈالنے کے قابل ہے منشی
 صاحب نے جہاں اور مسائل کو تختہ مشق بنایا ہے اور قطعیات کا انکار بلا خوف و تردد لائے
 کیا وہاں ایک مسئلہ ختم نبوت بھی ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ مسئلہ اُن ضروریاتِ اسلامیہ میں
 سے ہے جن پر خدا کی آخری کتاب نے کم از کم سو سے زیادہ آیات میں مختلف مقامات
 و عنوانات سے اس مسئلہ کو اس قدر واضح و صاف کر دیا تھا کہ تیرہ سو سال تک دنیا کو
 کسی بلوغ سے بلوغ، فصیح سے فصیح کو بھی کسی رنگ میں اس کے خلاف آواز بلند کر نہ سکا
 حوصلہ نہ ہو سکا۔ اگر کسی نے کیا بھی توفیق منشی مذکور کی طرح خائب و خوار نہ ہو

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند و مسدود ہے
نیز جو نبی دنیا میں آئے اگر مومنین کے طریقہ کی اتباع کرے تو طریقہ مومنین مہم اذ اللہ یا تو
گرا ہی ہو گی یا ہدایت۔ صورت اولیٰ میں گرا ہی جرحٹہ لانے ایک رسول بھیج کر اس کی اور
پیشگی و مضبوطی کی جو قطعاً فتنہ و شیعہ ہے۔ کون عقلمند مان کتا ہے کہ خدا اگر اسی کی ہونا
کی خاطر پیغمبر ار سال کرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سبیل مومنین سے مراد ہدایت و رشد
ہے۔ جیسا کہ پوری آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی انکا راستہ ہدایت و رشد ہے
اس صورت میں نبی کا ار سال کرنا ایک تو قلب موضوع ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے
دوسرے بعثت پیغمبر لغو اور بہودہ ہو جاتی ہے۔ اور اس بیرونی کی نسبت براہ راست
ذات باری کی طرف کیجاتی ہے۔ جو ہر عیب سے پاک و منزہ ہے۔ نیز نبی اگر دنیا میں لوگ
خداوندی کا اجر کرتے ہیں۔ اور تمام لوگوں کو دعوت اتباع دیتے ہیں۔ اگر خود اکرامت
کی تابعداری کرنے لگ جائیں تو خیال فرمائے کہ کس قدر لغو اور بھٹی بات ہو گی۔
جو کی طرح سے بھی قابل قبول نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی شخص نبی بن نہیں سکتا۔

دوسری آیت کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلی

اللہ العزیز الحکیم الایۃ۔ شوریٰ س پارہ ۲۵۔ ترجمہ اس طرح اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا ہے
آپ کی طرف اور ان انبیاء کی طرف جو آپ سے پہلے گذرے اللہ تعالیٰ زہد و صفت حکمت والا
ہے۔ قرآن حمید کا مطالعہ یہ امر بخوبی واضح کر دیتا ہے کہ انبیاء کے جہد بھی و اخلاص
اہتمام سے دنیا کے سامنے لائے جائیں اس قدر باعث ہدایت بنتے ہیں۔ و درجہ سے
ایک تویہ کہ اس سے تمام لوگوں کی نظروں میں ان کی عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ اور لوگ ان
کی پیروی کی طرف جھکنے لگتے ہیں۔ دویم اس وجہ سے کہ لوگ ان کے اتباع سے فائدہ
اٹھائیں۔ اور مخالفت سے بچکر نقصان سے محفوظ رہیں۔ اس واسطے عموماً قرآن مجید
نے انبیاء کے کارناموں کا تذکرہ کیا۔ اگر آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہوتی جیسا کہ
بعض کا وہم ہے تو قرآن مجید جیسی جامع کتاب کا ان انبیاء کا ذکر نہ کرنا جو آئندہ نہ آئیں

مبعوث ہوں گے۔ ہرگز قرین قیاس نہیں۔ قرآن مجید جیسی کتاب کا یہ شعار نہیں کہ انہیں نظر انداز کیا جائے۔ اور انبیائے سابقین کا ذکر کیا جائے۔ لہذا ضروری تھا کہ قرآن کریم میں پروردگار نے انبیائے سابقین کا ذکر کرتے ہوئے ان انبیاء کے حالات و احوال کا بھی ذکر اس ضروری اور لازمی تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت، مقام ہجرت، علامات، اخلاق، اسوۂ حسنہ، عادات، و معاشرت، بیان کر دیے لیکن کسی بعد میں پیدا ہونے والے نبی کی خبر تکث دی۔ بجائے خبر کے ان فرمایا کہ محمدؐ انبیاء کے سلسلہ کا آخری پیغمبر ہے۔ اس واسطے زیادہ رحیم و شفیق اور اس واسطے اس کی نسبت عام ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتلادیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء ہوں گے نہ انبیاء۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو قرآن عزیز کا فرض تھا کہ وہ اس کا مقام، مولد، اخلاق، عادات، رنگ، و وضع، شکل، و شمائل۔ تمام ایسے رنگ میں بیان کرتا کہ امت محمدیہ کو دھوکا اور شک و شبہ نہ پڑتا۔ بلکہ انبیاء سابقین کی نسبت بعد آنے والے انبیاء کا ذکر زیادہ اہم تھا۔ انبیاء سابقین پر ایمان لانا بالاجمال ضروری ہے۔ جیسا کہ **منہم من قصصنا علیک و منہم من لم نقصص علیک** الایۃ۔ سے ظاہر ہوتا ہے۔ سابقہ احکام بوجہ نزول قرآن منسوخ قرار دئے گئے۔ انبیاء سابقین پر صرف اس قدر ایمان کافی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ اور مقرب تھے۔ اور جو کتابیں ان پر تھیں وہ خدا کے طرف سے تھیں۔ اگرچہ بعد میں ان میں تحریف ہو گئی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والے نبی پر بار و ملامت ایسا مفصل کی ہے۔ اس کے ہر حکم کی بالتفصیل پابندی کرنا از حد ضروری ہے۔ اور اس کی نجات اس کی پیروی میں تفصیلی احکام کی پیروی میں منحصر ہے۔ اب آپ خود فرمائیں اور انصاف سو کام لیں کہ قرآن مجید میں بعد میں آنے والے نبیوں کا ذکر تک نہ ہونا قرآن مجید کو ایک ایک عام فریضہ سے خاموش اور قاصر گرداننے کی توفیق کسی مسلم سے نہیں ہو سکتی۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ تیس پاروں میں ایک آیت بھی ایسی کوئی نہیں دکھا سکتا جو یہ بتائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فلاں نبی پیدا ہو گا۔ بلکہ اجماعاً بھی کہیں

قرآن عزیز نے ذکر کیا۔ ہاں البتہ انبیاء سابقین کے قصو مقام پیدائش، طریق کار
کئی کئی مرتبہ دہرائے گئے۔ قرآن عزیز کے اس رویہ سے ایک ایماندار قطعی یقین کرنے
پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا علم الہی میں ہوتا
تو ضروری تھا کہ ذکر کیا جاتا۔ منشی غلام احمد کے خیال کے ماتحت قرآن مجید کو ضروری
امور کے بیان میں خاموش مانا جائے اور محل اعتراض گردانا جائے تو کوئی حرج نہیں
لیکن منشی صاحب کی نبوت قائم رہے۔ پھر قرآن مجید کا یہ اصول اس قدر زبردست
اور قطعی و ناطق فیصلہ دینے والا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جہاں بھی قرآن حکیم نے حکم امیاں
لانے کا انبیائے کرام کے ساتھ کرتا ہے وہاں اس قید کو لگائے چلا جاتا ہے۔ من
قبلاک۔ ساتھ ساتھ ہے۔ اگر آپ قرآن کی ورق گردانی کریں تو آپ کو یہ لفظ انبیائے
سابقین کے ساتھ ملیگا۔

اگر آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہوتی تو بعد کے انبیاء کے اخلاق و عادت
مقام تولد کا ذکر کیا جاتا۔ پھر من بعد کی قید لگائی جاتی۔ لیکن یا آخری قانون الہی جبکو
قیامت تک کی مخلوقات کے لئے ہدایت نامہ بنا کر اتارا اس اشارہ اور کنایہ سے بھی
ان انبیاء کا ذکر نہ آیا جو بعد میں پیدا ہونے والے تھے۔ پس ان دونوں آیتوں سے
یہ امر روشن ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی آسمانی جو بواسطہ حضرت جبریل
علیہ السلام تھی ختم ہو گئی

مسلم چین و اسلامی دنیا

(از مولوی بدر الدین حسینی جامعہ ملیہ دہلی)

ترجمہ دی اسٹار آلہ آباد مورخہ ارمی ۳۳ مترجم محمد صادق صاحب ہرہ جینوٹی مفیم کتب خانہ اسلام بھیرہ
چین ایک بہت بڑا وسیع ملک ہے جس کی آبادی دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور

کہا جاتا ہے کہ اس کی آبادی کثیر تعداد میں مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ قابلِ انہوس بات ہے کہ ان کی گزشتہ موجودہ روایات سے اسلامی دنیا بہت کم واقف ہے غیر ممالک کے مسلمان سمجھتے ہیں کہ چین میں مسلمان بالکل نہیں ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چین کی جمہوری سلطنت کے قائم ہونے قبل چین نے اپنے دروازے غیر ملکیوں کے لئے بند کر رکھے تھے۔ اور کسی غیر ملکی کو اپنا ملک دیکھنے کی اجازت نہ دی۔ اور اس لئے چین کے مسلمانوں کا ان کے دوسرے ملکوں کے دینی بھائیوں سے رشتہ کٹ گیا اور ایک دوسرے کے حالات نہ جان سکے۔ لیکن چونی چین میں جمہوری سلطنت قائم ہوئی چین کے مدبروں نے سمجھ لیا کہ وہ متقدم اقوام کے دوش بدوش نہیں چل سکتے جب تک کہ وہ اپنے ملک کے دروازے مغربی خیالات کے لئے نہ کھول دیں۔ اور اس کی اجازت نہ دیں کہ مغربی خیالات چین کے باشندوں کے دماغوں پر اپنا اثر کریں۔ اور یہ ہے چین کے باشندوں کی بیداری جس کو مغربی قومیں "شہرِ دِخْطَر" کے لقب سے یاد کرتی ہیں۔ بہر حال میں یہاں چین کی موجودہ سیاسی حالت کو نہیں دکھانا چاہتا۔ میں جس بات کو دکھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ چین کی ان مسلمانوں کی حالت جنہیں صدیوں سے اسلامی دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ آپ پر ظاہر کر دوں

چین میں پانچ کروڑ مسلمان ہیں

مگر چہ چین کے مسلمانوں کے کام کی رفتار سست تھی اور انہوں نے اسلامی تہذیب کو بہت مذہبی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسلام کی اشاعت کے خواہاں نہ تھے۔ وہ بیشک چپ تھے۔ لیکن اٹکا چپ رہنا ان کے لئے مفید ثابت ہوا۔ گزشتہ زمانے میں انہوں نے نہ ہی صرف اپنے مذہب کی حفاظت مشرکوں کے ملک میں کی بلکہ آہستہ آہستہ بغیر تلوار کے اپنی تعداد بھی بڑھائی۔ اب کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد پانچ کروڑ ہے لیکن چین اور دوسرے ممالک کے مسلمان اہلِ مسلم کے بیان کی تائید نہ ہونے سے چین کے مسلمانوں کو اس تعداد میں شبہ ہے۔

چینی مسلم مشن

میں نہیں جانتا کہ دنیا کے مسلمان چین کے اُن مسلمانوں کے متعلق جن سے انھیں ملنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق ہے کیا رائے قائم کرتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بیان ان کے لئے بہت ہی دلچسپ ہو گا۔ جو چین کے مسلمانوں کے حالات جانتا رہتے ہیں۔ اس لئے میں دو چینی حضرات کا جو دنیا کا سفر کر رہے ہیں بیان شائع کر رہا ہوں۔ ان حضرات کے نام عبدالرحمن مانگ سنگ

(Abdur Rahman MaSing Ming.)

صدر مجلس اشاعت اسلام چین "پیکنگ" اور عبدالصمد بقی چانپن

Abdullah Siddiq Chan Pin. Editor "Nayrat-ul Hital. Peking

مدیر نظریۃ السلاسل ہیں۔ جس وقت وہ گذشتہ نومبر کو پیکنگ Peking سے چلے اور اپنے ساتھ چند ذہین طلباء کو بھی لائے تاکہ وہ جامعۃ الازہر میں تعلیم حاصل کریں۔ انہوں نے اسلامی دنیا کے نام ایک پیغام شائع کیا۔ پیغام میں بہت سے معلومات ہیں اور مسلمانان چین کے صحیح حالات۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی ہندی بھائیوں کیلئے اُن کے پیغام کا ترجمہ کروں

اسلامی دنیا کے نام ایک پیغام

جس کے اسلام ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ سے چین میں رائج ہوا ہے چین کا کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں مسلمان اور ان کی مسجدیں نظر نہ آتی ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت چین میں مسلمانوں کی تعداد پانچ کروڑ ہے۔ اسلام کا اثر دور و دراز علاقوں تک پہنچ چکا ہے۔ اس وقت میں ایسے صوبوں تک اثر پہنچ چکا ہے جہاں شہروں اور گاؤں میں مسجدیں نظر آتی ہیں۔ مسجدوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ چینی مسلمانوں کی

اسلام سے وفاداری اور اسلام کا جوش اتنا ہی قابلِ تعریف ہو جتنی کہ دنیا کے دوسرے ممالک کے مسلمانوں کا جوش مشہور ہے۔

بہر حال یہ ایک قابلِ افسوس امر ہے کہ چینی مسلمانوں کے جمہور کے جاہل اور ان کی تعلیم کے کمزور ہونے کی وجہ سے اتنی شہرت نہیں پکڑی۔ جتنی کے وہ حقدار تھے۔

اس بری حالت کے ہونے کی وجہ سے ہم حسبِ ذیل دو چیزوں کو سب سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں (۱) اسلامی تعلیم کی اشاعت۔ (۲) مسلمانوں کی جماعتوں اور مجلسوں کا اتحاد۔ ان کی ضرورت سے واقف ہوتے ہوئے ہم نے اپنا تاق من و دہن اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔ لیکن بہت ہی افسوس کے ساتھ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم کو سہاری کوشش میں ناکامی ہوئی ہے اور وہ حسبِ ذیل وجوہ سے ہے

(۱) ہماری تسلیم کا ناقص ذریعہ

(۲) اندرونی امداد کی کمی وغیرہ ممالک کی غیر صبر و دی۔

اپنی تعلیم کے متعلق ہم نے گذشتہ زمانے سے یہ تجربہ کیا ہے کہ چین کے مسلمان طلباء نے اپنا وقت صرف قرآن حکیم کی تسلیم میں صرف کیا ہے۔ اور کسی دوسری چیز کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف خیال بھی نہیں کیا۔ اور وہ دنیا کی حالت سے بالکل ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دنیا کس طرح چل رہی ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنی زندگی تنگ نظری کی دنیا میں گزاری ہے اور ان کو کوئی ایسا موقعہ بھی نہیں ملا کہ بین الاقوامی حیثیت پر عملی تجربہ کریں۔ اس لئے ان کے دماغ تنگ اور ان کی اسلامی وضع پرانی ہے۔ وہ کھڑے اچھے نتیجے حاصل کر سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے مدرسہ سے تعلیم انتہائی حاصل کر کے بھی بالکل نا تجربہ کار ہوتے ہیں۔ بیشک وہ مبلغ اور معلم بن جاتے ہیں۔ لیکن افسوس اُن کی علمی و مبلغی موجودہ زمانے کی رفتار کے خلاف ہوتی ہے۔ اس لئے جمہور جاہل اور ان پڑہ بن جاتے ہیں۔ دوسری مصیبت خود نصاب کے کتابوں کی ہے۔ چین کے مسلمان اب تک

بہت ہی پرانا نصاب استعمال کرتے ہیں۔ اور جینک ایک طالب علم اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف نہ کر لے وہ نہیں سمجھ سکتا کہ ان کتابوں میں کیا ہے۔ اس سے زیادہ یہ کوئی مبالغہ آمیز بات نہ ہوگی اگر کہا جائے کہ چین کے مسلمانوں کے پاس پڑھنے کیلئے کوئی کتاب نہیں ہے۔ کیونکہ اسلامی کتابیں و اسلامی علوم کی کتابیں خواہ کسی زبان میں ہوں چین میں بہت کم ہیں۔ مکتب اور مدرسہ کے طلباء کو اپنی کتابیں خود یا کسی سے لکھنا پڑتی ہیں اس لئے غیر ممالک کے مسلمانوں کو متعجب نہیں ہونا چاہئے کہ چین کے مسلمانوں کی کیوں اتنی ردی حالت ہے۔ وہ صرف اس قابل ہی نہیں کہ اپنی غیر ملکی دینی بھائیوں کے دوش بدوش موجودہ زمانے کے مطابق چل سکیں بلکہ وہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی مسلمانوں کی نظروں سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ جاہلیت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جو سب سے بڑا نقصان ان پانچ صدیوں کے پرانے خیالات سے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام محنت اکارت گئی ہے۔ اور جس کا دوبارہ بنانا بہت مشکل ہے۔ حسب ذیل چینی مسلمانوں کی گذشتہ کارروائیوں کی رپورٹ

(۱۱)

تنظیم چین میں اسلام کی اشاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب وانگ باؤجم نے

Maulawi Abbdur Rahman Wang How Jen.

ایک مجلس بنام مجلس اشاعت اسلام چین میں "پبلنگ ۱۹۱۲ء میں

Association for the Progress of Islam in

China قائم کی جس کے قائم ہوئے اب بیس برس کا زمانہ گزر گیا ہے۔ باؤجو

مختلف تکلیفوں اور رکاوٹوں کے مجلس ہذا اپنی مختلف شاخیں چین کے مختلف علاقوں

میں قائم کرنے میں مصروف ہے۔ صوبہ یunnan و صوبہ Yunnan

Szechuan کی شاخیں اپنے کام کو بڑھانے کی خاص کوشش کر رہی ہیں

اور جس کا پھیلنا بھی وجہ اصل گرفتار ہیں۔ اگرچہ ان کو مالی اعلاؤں کے ملنے سے۔ کمد کیوں

روپیہ کی کمی وجہ سے ان کو اپنا کام روکنا پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ ہماری مجلس کا ایک شاندار کام جو بتانا بہت ضروری ہے وہ قرآن حکیم کا چینی ترجمہ ہے۔ اس کے ختم ہونے میں تین برس کا عرصہ لگا اور اب وہ مطبع ^{میں} زیر نگینہ شدہ ۲۷ رمضان المبارک میں شائع ہو چکا ہے (ہم کو بڑا افسوس ہے کہ ہم اس کو اپنے ساتھ نہ لاسکے تاکہ بھائیوں کو پیش کریں۔ اور وہ اس پر تنقیدی نظر ڈالیں۔)

(۲)

ہر مسجد میں ایک پرائمری اسکول ہے۔ اس کے بعد ہر ان شہروں میں **تعلیم** جہاں مسلمانوں کی تعداد ہے ابتدائی و ثانوی تعلیم کا انتظام ہے چین کے مشہور اسلامی مدرسے یہ ہیں۔ چن۔ تا۔ نارمل اسکول پیکنگ۔

Chenlā Normal School

۲۔ منگ تھ مڈل اسکول۔ ینان، Mengteh Middle School

۳۔ سی ہی چن سیندری اسکول۔ ہنان، Hsieh. Chin

۴۔ اسلامیا دار المسلمین۔ شنگھائی، Secondary School

Islamia darul muslimin. In The Shanghai

۵۔ اسلامیا دار المعلمین زچوان، Islarnia Normal School

of Szechwan

لیکن بلا مدد ان میں سب سے بہتر ہے

چن تا نورمل اسکول پیکنگ کی تاریخ چند سطروں میں یہاں بتا دینا ضرور

ہے۔ ۱۹۲۶ء میں اس کے قائم ہونے سے ہم لوگوں نے اسلامی تعلیم کی اشاعت

کے لئے ایک عملی سجا بھی آج ہم اس بات کو کہتے ہوئے خوش ہیں کہ ہم نے پانچ دینی

طلباء منتخب کئے ہیں جنہوں نے اس مدرسہ کی انتہائی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور ان کو

جامعہ الاسلامیہ قاہرہ میں انتہائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہمنو

۱۹۲۶ء میں اس کے قائم ہونے سے ہم لوگوں نے اسلامی تعلیم کی اشاعت کے لئے ایک عملی سجا بھی آج ہم اس بات کو کہتے ہوئے خوش ہیں کہ ہم نے پانچ دینی طلباء منتخب کئے ہیں جنہوں نے اس مدرسہ کی انتہائی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور ان کو جامعہ الاسلامیہ قاہرہ میں انتہائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہمنو

پختہ نہیں کر سکتے جب تک ہم جمہور مسلمین کو صحیح اسلامی تعلیم سے مرصع نہ کریں۔ ہم اپنے طلباء کو وطنی مدرسوں میں ان کے ناقص ذریعہ تعلیم کی وجہ سے نہیں پڑھا سکتے تعلیم کی اشاعت کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور اس لئے ہم کو اپنے ذہین طلباء اسلامی تعلیم کے مرکز میں بھیجنے پڑتے ہیں۔ اس امید پر کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن کو لوٹیں گے تو اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی حالت کی درستگی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ کریں گے

(۳)

اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو مسلمانان چین کے دس مختلف اقامتیں کا نام اقامت کے جرائد ہیں۔ ان میں نظریۃ الہلال، پیکنگ ہی ایک جریدہ ہے کہ براہ راست غیر ممالک کے مسلمانوں سے خط و کتابت رکھتا ہے ہمسکو ہمارے غیر ملکی دوستوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے جریدہ کے کچھ صفحات انگریزی یا عربی زبان میں شائع کریں۔ اس تجویز کے لئے ہم اپنے بھائیوں کے مشکور ہیں۔ یہ تجویز ہماری نظر میں ہے۔ اور امید ہے کہ یہ کام جلد ہی شروع ہو جائیگا۔ لیکن فی الحال ہم ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے پاس اچھی عربی یا انگریزی لکھنے کو آدمی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس عربی ٹائپ اور انگریزی پریس بھی نہیں ہے۔ ہمسکو غیر مسلموں کے پاس جانا پڑتا ہے اور یہ ہمارے لئے ایک بہت ہی تکلیف دہ کام ہے۔ جریدہ کی شکل یہ ہے کہ وہ چند چینی زبان کے صفحات کا مجموعہ ہے۔ اور جو دوسرے غیر ممالک کے مسلمانوں کے ہم پلہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ رسالہ ہذا کے شائقین صرف چینی مسلمان ہی ہیں اگرچہ ہمارے سو سے زیادہ غیر ملکی خریدار ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہمارے وہ غیر ملکی بھائی رسالہ ہذا کو کس طرح مطالعہ کرتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا قریب ہے وہ صرف ایک سرسری نظر ڈال کر بھینک دیتے ہیں۔ یا اپنی رائے رکھ دیتے ہیں۔ تاکہ پھر کچھ نہ دیکھا جائے۔ ہمارے دلی آرزو

ہے کہ ہمارے غیر ملکی خریدار اپنی توجہ حسب ذیل چینی مسلمان طلباء کی طرف منتقل کریں۔ مولوی بدرالدین جامعہ ملیہ دہلی۔ اگر وہ ہندوستانی ہیں۔ مولوی نعمت اللہ جامعہ استنبول۔ اگر وہ ترک ہیں۔ اور مولوی ایم۔ مکن جامعہ الازہر قاہرہ اگر وہ مصری یا فامی ہیں۔ امید ہے یہ چینی مسلمان طلباء ہمارے غیر ملکی بھائیوں کو ہمارے رسالے کے قدردان بنانے میں کوشش کریں گے

ہم نے جو بیان اوپر دیا ہے، ہمکو امید ہے کہ ہمارے دینی بھائی مسلمانان چین کے حالات سے واقف ہوئے ہوں گے۔ وہ بری حالت میں ہیں۔ ہم نے اپنی پوری قوت اٹھائیں بٹھانے میں صرف کر دی ہے۔

لیکن ہم کو نا کامیابی کا سنہ دیکھنا پڑا ہے۔ ہم نے اپنے تجربے سے معلوم کیا ہے کہ غیر ملکی بھائیوں کی عدم ہمدردی ہماری نا کامیابی کی ایک وجہ ہے۔ اور ہم اس کو اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں کہ اب ہم اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم دنیا کے مختلف علاقوں کا سفر کر رہے ہیں۔ اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اپنے غیر ملکی بھائیوں سے ایک مضبوط رشتہ قائم کریں

عبدالرحمن ماسنگ سنگ۔ و عبد اللہ صدیق چاچن
دنیا کا سفر کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانان چین و دیگر ممالک میں ایک شتہ قائم کریں

ضروری اطلاع:

ماہ جون کے رسالہ میں پنڈت داؤن خان ضلع جہلم کی مسجد کجوری والی کے مقدمہ کیلئے والی اور
کی اپیل کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں حزب انصار کے پاس اب تک کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ آئندہ کوئی صاحب اس غرض کیلئے رقم ارسال کرنا چاہیں تو ملاں فتح محمد صاحب پنڈت داؤن خان ضلع جہلم کے نام ارسال فرمائیں۔

ابطال تنازع کا جواب الجواب

ناظرین کو یاد ہو گا کہ میں نے ایک مضمون بعنوان ”ابطال تنازع“ اسے اسی رسالہ شمس الاسلام میں لکھا تھا۔ کوئی مہاشہ سرداری لال جی ہیں انھوں نے اس تائید حق کو دیکھ کر ایڈیٹر آریہ مسافر مہاشہ چرنجی لال جی کو اس کے جواب لکھنے پر مجبور کیا۔ مہاشہ چرنجی لال جی نے بادل ناخواستہ اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنے رسالہ میں اس کا جواب لکھا۔ جواب تو محب کیا لکھتے وہی فرسودہ وہیہودہ اعتراضات و جوابات نقل کئے۔ جن کے بیسیوں دفعہ مسکت جواب دیئے جا چکے۔ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ مہاشہ جی الٹا میرے مضمون کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”وہی فرسودہ اعتراضات کئے گئے ہیں کہ جن کے جوابات اس سے پہلے بیسیوں دفعہ دیئے جا چکے“ تعجب ہے کہ سائل کو ایک بار نہیں بیسیوں دفعہ تسلی بخش جواب دیئے بھی جا چکے۔ مگر پھر بھی سائل کی تسلی نہیں ہوتی اور وہ پھر سے مہاشہ چرنجی لال جی کو جواب دینے کی تکلیف دیکر مذہب چرنجی کو رنج پہنچاتا ہے۔ مہاشہ جی! صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آج تک تنازع کا گورکھ دھند کسی سے بلجھ ہی نہ سکا

مہاشہ جی نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ مسلمانوں کا خدا عادل نہیں۔ کسی کے رونے گرا گرا آنے، گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مطلق توجہ نہ کرنا ہی پر مشرکی عدالت اور اس کا انصاف ہے۔ کسی کا

قصور معاف نہ کرنا ہی اس کی شان کے لائق ہے۔ اور لکھتے ہیں
 ”جس حاکم کے متعلق لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ منت، سماجت سے

گڑ گرانے سے یا کسی قسم کی رشوت لیکر مجرموں کو بغیر سزا

دے دیے چھوڑ دینا اس کا رعیت پر رعب کیسے قائم رہ سکتا ہو“

آریو! ان سوس تم نے پریشہ کو کیسی ڈراؤنی شکل میں پیش کیا۔ اور کیسے ظالما

لباس میں اسے ظاہر کرتے ہو۔ اگر واقعی تمہارا پرویشہ اتنا ظالم ہے کہ بن سزا

دے دیے چھوڑتا ہی نہیں تو پھر کونسا ایسا دل ہو گا جو مستارے پر میسر کی طرف

مائل ہو گا

مہاشہ جی! اگر ذہن کام کرے تو سن لیجئے اور غور فرمائیگا۔ حق

و قسم پر ہے۔ حقوق العباد۔ اور حقوق اللہ۔ پروردگار حقوق العباد

کو کبھی نہیں معاف فرماتا۔ مدعی اور مدعا علیہ کے مابین اللہ تعالیٰ عدل

فرماتا ہے۔ مجرم کے لئے اس نے سزا مقرر کر رکھی ہے۔ چور ہے تو ہاتھ

کٹواتا ہے۔ قاتل ہے تو قصاص دلواتا ہے۔ وغیرہا۔ مگر جو حقوق اس کے

اپنے متعلق ہیں۔ اس میں اسے اختیار ہے۔ خواہ معاف کرے۔ چاہے

سزا دے۔ وہ اگر اپنے حقوق کو معاف کر دے تو یہ اس کا کمالِ کرم ہے

عدالت کے حاکم کا فرض ہے کہ وہ مدعی اور مدعا علیہ کے مابین عدل و

انصاف کرے۔ اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ رشوت لے کر طرفداری کرتا

ہو یا مجرم کو معاف کر دے۔ مگر سوچنے کی بات ہے کہ اگر اسی مجرم

سے عدالت میں اتفاقاً یا قصداً اس حاکم کا ذاتی کوئی نقصان ہو جائے

تو یہ اس کا کمالِ کرم، اور عین نوازش ہو گی اگر وہ اسے معاف کر دے

نقصان کمندہ کے دل پر اس شفقت و عنایت کا ایسا اثر پڑے گا کہ وہ

اس حاکم کو بڑا شفیق و کریم سمجھتو ہوئے آئندہ بھی اس کو یاد کرے گا

مہاشہ جی! یہ طرح اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ ایسا کریم و شفیق

ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کچھ ایسی نظر شفقت سے دیکھتا ہے کہ عبد عاصی کی ندامت پر خوش ہو کر اُسے دستِ شفقت سے تھپک کر اس کے دل پر اپنی رحمت و شفقت کا کچھ ایسا سکھالیتا ہے کہ وہی بندہ دوبارہ گنہ کرنے کا ارادہ بھی کرے تو اُسے ایسی شرم لاحق ہوتی ہے کہ گنہ سے رک جاتا ہے۔ مگر جو حقوق العباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف نہیں فرماتا۔ خدا تعالیٰ کی صفت عادل و منصف کا اظہار یہاں ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسا عادل و منصف ہے کہ دینی و مدعا علیہ میں کسی طرفداری نہیں فرماتا۔ مجرم پر جو سزا مقرر ہے وہ اس کی شریعت دلو اگر رہیگی۔

مہاشنہ جی کا درود شریعت کے پڑھنے سے دس گناہوں کے معاف ہو جانے پر اعتراض کرنا کہ

”یہ عجیب انصاف ہے۔ فرض کرو ایک آدمی نے کسی کو بلا وجہ قتل کر دیا۔ اور اس قسم کے کئی گناہ کبیرہ کئے لیکن رات کو سوتے وقت درود پڑھ لیتا ہے تو کیا یہ تمام گنہ اس کے معاف ہو جائیں گے۔“

در اصل یہ اسی غلط فہمی کی رو سے ہے۔ اسلامی شریعت یہ ہرگز نہیں کہتی کہ ایک شخص نے کسی کو قتل کیا بلا وجہ اور پھر درود شریف پڑھ لیا تو اس پر حدِ شرعی جاری ہوگی۔ اس لئے کہ یہاں حقوق العباد کا تعلق ہے۔ اسلام اس قاتل کو سزا دے کر رہیگا۔ ہاں درود شریف پڑھنے سے خدا تعالیٰ اپنے حقوق میں سے معاف فرماتا ہے۔ اور یہ اس کا فضل و کرم ہے۔ نہ کہ حقوق العباد سے۔ اس کا اپنے حقوق میں سے معاف فرمانا عقل مند کے نزدیک کمال درجہ کا رحم و کرم ہے نہ کہ ظلم۔ مثلاً ایک آدمی نے زید سے ایک سو روپیہ لینا ہے۔ وہ اپنے پاس اپنے شاہد بھی رکھتا ہے۔ اور اگر چاہے تو آج ہی روپیہ وصول بھی کر سکتا ہے۔ مگر وہ زید کو معاف کر دیتا ہے۔ تو فرمائیے کہ یہ اس کا کرم ہو کہ ظلم۔ یا دیکھئے اگر خدا اس کا کرم

اور بخشش کی امید ہی نہ رہی تو پھر اس سے پیار کرنے والا کون رہیگا۔

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب

کیوں کیا کلمہ کرے کوئی

مہاشہ جی نے پھر کلمہ شریف کا متبل موت پڑھ لینے سے تمام گناہوں کے معاف ہو جانے پر تعجب کرتے ہوئے لکھا ہے

”ایک حدیث میں تو بیان تک لکھا ہے کہ حضرت محمد صاحب نے کہا

کہ اگر کوئی مرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(یعنی بیانِ علیت کے جملہ اہل پڑے۔ آپ محمد رسول اللہ کی عجبائے محمد

الرسول اللہ لکھ رہے ہیں۔ مہاشہ جی پیارے کو کیا خبر کہ مضاف بالاف

لام نہیں آیا کرتا۔ اللہ کی شان ہے جس اتنی تمیز بھی نہیں اُسے آج احادیث

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کی سوچھی ہے۔ اپڑھ لے

تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کسی نے پوچھا یا حضرت

نواہد و مہاروی عجم چوری اور زنا کاری کرتا رہا ہو۔ آنحضرت نے جواب

دیا ہاں چاہے وہ چوری اور زنا کاری کرتا رہا ہو۔ سائل نے تین بار یہی سوال

پوچھا۔ اور آپ نے ہر بار یہی جواب دیا۔“

مہاشہ جی! بہت اچھا ہوتا اگر آپ احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی

نافی سے نفی کر کے دھکے کھانا چھوڑ دیتے۔ آپ کو کیا خبر۔ ہمارے پیارے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا کہ فصحاء عرب و عجم

پر بیٹھ چکا تھا۔ آج بڑے بڑے عالم، ادیب، فلاسفہ، مفکر، آپ کی فصاحت

و بلاغت کے بحر و خار میں غوطہ زن ہیں۔ سادہ سادہ کلام و درجائے حکمت کے حصول

پر بھی کوئی نہایت کوئی تھکا نہیں ملتا۔ آج آپ کو ان کی مینڈک کی طرح اس دریا میں کودنا

چاہتے ہیں۔ غلام کی شان۔ مہاشہ جی سنا ہمارے پیارے نبی کا فرمان یہ ہے
 مَا مِنْ عَبْدٍ قَاتَلَ لَإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا
 دَخَلَ الْجَنَّةَ قَلْبًا وَان سِرْجًا وَان سِرْقًا قَالُوا وَان سِرَانِ
 وَان سِرَاقٍ۔ (الحکم مشکوٰۃ ص ۷) حضور نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ کہ لے اور پھر
 اسی پر قائم رہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو۔ اور چوری
 کی ہو۔ حدیث شریف مذکور میں توجہ میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ نہ کہ گناہ
 معاف ہونے کا۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی اُسے جزا دے کر
 پھر جنت میں داخل فرمائے۔ فرمائیے! آپ کو اس میں کیا تکلیف ہے۔ ایک
 دوسری حدیث میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ إِنْ
 أَسْلَمَ يَهْدِمُ مَآكِنَ قَبْلِهِ۔ مشکوٰۃ ص ۷۔ اسلام حالت کفر
 کے گنہگار بناتا ہے۔ پس مہاشہ جی اگر طلوع شمس سے ظلمت پھیل نہ رہی
 اور اگر کسی لائٹ کی موجودگی میں تاریکی رفع ہو جائے تو لا الہ الا اللہ پڑھ کر
 نور ایمان سے منور ہو جانے سے حالت کفر کی چوری و زنا وغیرہا کی تاریکیاں
 نہ رہیں تو نہ رہیں! آپ کو کیا ضرر ہے۔ ظنا ہرچہ کہ ایک سیلے کیڑے کو
 جب کسی دوسرے رنگ میں رنگا جائے تو اُس رنگ سے وہ رنگ جاتا ہے
 کہ اس کی پہلی صورت غائب ہو جاتی ہے۔ اسلام میں آجانا اسی رنگ
 کی مثال ہے۔ اس رنگ میں جو دھنگا گیا اس کی حالت کفر کی صورت مٹ جاتی ہے
 مگر وہ دھنگ کا کچھ ایسا رنگ ہے کہ ہزار بار کوئی اس میں غوطہ لگائے میوہ
 اس کا وہی حال رہے گا جو پہلے تھا۔ اس کے بعد مہاشہ جی لکھتے ہیں
 "ہم بوجھتے ہیں کہ جو مذہب اسی قسم کی تعلیم دیتا ہے اس کے
 کسی پروکاستناخ جیسے سچے اصول پر اعتراض کرنا مفہوم غریب نہیں
 تو اور کیا ہے۔"

سنئے مہاشہ جی! آپ کے سوامی ریاضند ستیا رتھ پر کاشی

پر لکھتے ہیں کہ

اگر حنا وند اپنی بیوی کو دکھ دینے والا ہو تو عورت پر واجب ہے کہ کسی دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اولاد جن کر اس کو چاہتا ختم کے مال کا مالک اور حصہ دار بنائے۔“

اور پھر صفحہ ۱۲۱ پر ہے

”اگر عورت سے خاوند نے سال بھر تک صحبت نہ کی اور عورت سے صبر نہ بھیہ سکا تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے بیٹیا جن دے۔“

اور دہرم شاستر میں لکھا ہے کہ بد فعلی تو عورتوں کی عادت ہی ہے۔ یعنی اس کا کچھ منکر نہ کرنا چاہئے۔ اور کوئی اپنی والدہ کو بد فعلی کراتے دیکھو تو اس کو یوں کہنا چاہئے کہ اس نطفہ کو میری والدہ کے رحم میں میرا باپ پاک کر لے۔ یعنی جب وہ اس سے صحبت کرے گا تو اس کی برائی دور ہو جائیگی۔ اور صفحہ ۱۶۹ پر لکھا ہے کہ جس عورت کا دل غیر مرد سے لگا ہے وہ حیض آنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ اب آپ ہی الفصاف کیجئے کہ جو لوگ اس پاک تعلیم کے حامل ہوں اہلین نوکلمہ شریعت برا لگے گا ہی۔ جس کے پڑھ لینے سے اس قسم کے صدمہ پاید غائب ہو جاتے ہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ جو مذہب اس قسم کی تعلیم دیتا ہے اس کے کسی پیرو کا کلمہ پڑھ لینے سے تمام گناہوں کے معاف ہو جانے پر اعتراض کرنا مضحکہ خیز نہیں تو اندر کیا ہے۔

ستیا رتھ پرکاش صاحبؒ پر ہے کہ

مہون کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسوائی حسانہ کی ہوا صاف ہو جائے اور جو بجنبری سے بچے دیکھے جانوروں کا خون ہوتا ہے اس کا کھنڈا ہو جائے۔“

ہاں صاحب! اگر ہوں سے کیڑے مکوڑوں کے خون کا پاپ صاف ہو جاتا ہے

تو کلمہ شریف پڑھنے سے کیوں پاپ صاف نہیں ہو سکتے۔ اور درود شریف کیوں گناہوں کا کھنارہ نہیں ہو سکتا۔

پنڈت جی لکھتے ہیں۔ اس ایشور کے ہدایت کئے ہوئے دہرم کو ماننا

ہر انسان پر یکساں فرض ہے۔ اور چونکہ اس کی مدد کے بغیر سچے دہرم کا علم اور پابندی اور تکمیل و کامیابی نہیں ہو سکتی اس لئے ہر انسان کو ایشور سے اس طرح مدد مانگنی چاہئے۔ اے اگنی (پریشور) محمد و صداقت مالک و محافظ میں سچے دہرم پر چسپلوں گا۔ میں اس کی پابندی کروں گا۔ اے پریشور! مجھے سچو نیک چلن اور دہرم پر عمل کرنے کی طاقت ہو آپ مجھ کو مہت دیجئے کہ میرا یہ سچے دہرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو۔ (محمد یہ ہے) میں آج سے سچے دہرم کی پابندی سمجھوٹ، کھوٹے چال چلن اور دہرم سے دوری اختیار کرتا ہوں“ (یجر ویدادھیا ۱۷ فقرہ ۵)

اب سوال یہ ہے کہ اس عہد کے مطابق جب کو اسلامی محاورہ میں توبہ کہتے ہیں اس عہد (توبہ) کے کرنے والے کو کیا فائدہ ہے۔ خدا کے سامنے ایسی عمارتوں سے اظہار کیا اور وہاں سے جواب ملا کہ تیرے پچھلے گنہ تو بدستور ہیں جن کی سزا میں تو ضرور پاحسانہ کے کرم چھپ چکی، بسند، سور، بن کر رہیگا۔ کیونکہ بغیر اس کے ہمارا عدل ٹوٹتا ہے۔ البتہ آئندہ اگر تو نے نیک کام کئے تو ان کا نیک عوض ملے گا۔ کیوں صاحب یہ تو بنایا ہی اچھا ہوا۔ جس کا نوکر اخلاص سے تادم ہوئے ہوئے معافی مانگتا ہے اور آئندہ وفاداری سے کام کرنے کا اقرار کرتا ہے تو بنیاد و ایک بار تو ضرور ہی اس کے جرم کو معاف کر دالتا ہے۔ مگر پریشور ایسا کر پالو ہے کہ باوجودیکہ بندے کے اخلاص کو دیکھتا ہے مگر پھر بھی اس کا جو مہم صاف نہیں کرتا۔ مگر پریشور بھی سچا ہے۔ اگر وہ اس طرح توبہ قبول کرنے پر تیار ہو ہو جائے تو اس کے ملک کی رونق و نطفہ نام بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ انھیں بدکار یا بد کے عوض میں تو اس کو مختلف حیوانی قابلیوں میں ڈال کر دنیا کو آباد کرنا ہے

اگر یہی بھیڑیں ہاتھ سے نکل گئیں تو یہ جو مختلف حیوانات درندے، پرندے
چرندے وغیرہ ہیں کہاں سے آئینگے

اس کے بعد مہاشہ جی نے گرگٹ کشتی پر ثواب ملنے کا مضحکہ اڑاتے

ہوئے لکھا ہے

”ہم شکور ہوں گے اگر اقم مضمون مولانا امام الدین صاحب اس گرگٹ

کشتی اور نیکیوں کے فلسفہ پر روشنی ڈالینگے“

ہاں مہاشہ جی پہلے اپنے گھر کی خبر لیجئے۔ ذرا اپنی ستیارتھ پر کاشش کا وہ ورق

ہی ملاحظہ فرمایا ہوتا جہاں باب ہی یہ بندھا ہوا ہے کہ ضرر یہاں جانوروں

کو مارنا ہمارا نہیں ہے یعنی ایذا نہیں ہے۔ پھر سوال کے جواب میں سوامی جی نے

لکھا ہے کہ ”موزیون کا مارنا افسروں کا کام ہے“ اس سے اتنا تو پتہ چلا کہ موزی

جانور کا مارنا نیک عمل ہے۔ اب سنئے منو سمرتی ادھیب ۱۲ اشلوک ۷۵ میں

ہے

”مکڑی، سانپ، گرگٹ، جل کے جیو، ٹھڑے چلنے والے جیو، پتلاچ

مارنے کی خصلت رکھنے والے جیو، انوکھی یوں میں سوناچرا نیوالا برہمن

نہراول دفعہ جاتا ہے“ اب کوئی برہمن چور کو مارے تو اس کو سبکی

کیا نہ ملے گی۔ ضرور ملیگی۔

نیز گرگٹ بہت برا جانور ہے۔ یہ جانور سانپ کا زہر پیتا ہے۔ اور

پانی میں غموک دیتا ہے۔ انسان کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ اور اسے ایک دم

میں مارنے سے زیادہ ثواب ملنا بوجہ دلالت علی اہتمام الحکم ہے۔ مگر ضرر

اس کے عدم اہتمام علی حکم الشرع پر دلالت کرتا ہے۔ اگر اس کا ارادہ قوی ہوتا

اور اس کی حمیت شدید ہوتی تو اول مرتبہ ہی اسے قتل کر ڈالتا۔ اگر اول مرتبہ میں

قتل نہ کیا تو اس کے ضعف ارادہ پتہ چلا۔ لہذا اسے اجہ کم ملا۔

اس کے بعد میں نے لکھا تھا کہ جو شخص تمام عمر گنہ سے بچتا رہے۔ پھر تک پھونکے

قدم دہرتار ہا مگر اتفاق سے اس سے کوئی گنہ سرزد ہو گیا۔ اس کی ساری عبادت خاک میں مل گئی۔ جب تک بندہ سور نہ بنے رہائی نہیں۔ اس پر مہاشہ جی لکھتے ہیں

حقیقت

”مولانا کا یہ لکھنا ————— ان کی ویدک دھرم سے سخت ناوا

کوٹنا ہر کرتا ہے۔ ویدک دھرم ہرگز ہرگز یہ تسلیم نہیں دیتا کہ

کہ اگر کوئی شخص تمام عمر نیکی کرتا رہا ہو محض ایک گنہ کرنے پر اس کی

عمر بھر کی نیکی ضائع ہو جائیگی۔“

اجی مہاشہ جی! بلکہ آپ کا انکار کرنا آپ کی ناواقفیت کا بین ثبوت ہے۔ آپ کا دہر

یہ کہتا ہے۔ جو برہمن کو مارے وہ سور بن دیا جاتا ہے۔ منی سمرتی اور ہیاء ۱۲

شلوک نمبر ۵۔ میں ہے۔ کہ کتا، سور، گدہ وغیرہ انہوں کی یون میں جانا

ہے۔ ہاں ذرا فرمائیے۔ ساری عمر کا نیک عمل کرنے والا برہمن کو مار بیٹھا

تو اس کا کیا حشر ہو گا یہی تا۔ کہ ساری عمر کے نیک عمل گئے اور بیچارہ سوہنا

امت موسیٰ علیہ السلام کا ملعون ہونا اور بندہ بنجانا نہ تو یہ تناسخ ہے۔

اور نہ صرف ایک گنہ کے بدلہ میں اچھنیں یہ سزا ملتا ہے۔ بلکہ متواتر سرکشیوں

کے بعد ملعون بنے۔ ان کا استہزاء دین۔ ان کی بدکاریاں۔ انہیں اس مقام پر

لے آئیں۔ اور ان کے بندہ بن جانے پر معنی تناسخ جب صادق آتا۔ اگر

وہ مکر کر چہرے حسب معمول ماں کے رحم میں جا کر خون حیض کھا کر بندہ، سور بننے

گڑیاں تو اسی جسم کے ساتھ بندہ کی شکل میں بن گئے تھے۔ ورنہ برص کا مریض جس

کی شکل متغیر ہو جاتی ہے اس پر تناسخ کا لفظ صادق آنا چاہئے۔ ایک فوجی ملازم

جس کا چہرہ بارود یا مختلف اسلحہ کے زخموں سے متغیر ہو چکا اس پر بھی تناسخ صادق

آنا چاہئے۔ حالانکہ اس طرح نہیں۔ مہاشہ جی پھر لکھتے ہیں

در اسلامی خدا کو دیکھئے کہ ایک چھوٹی سی اور نہایت محسوس و زندگی

میں کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے دائمی بہشت اور دوزخ دے دیتا

ہے

مہاشہ جی کیوں عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھر رہے ہو۔ ذرا فرمائیے تو ایک شب کے چور کو کیوں سال و دو سال کی قید کیوں ہوا کرتی ہے۔

ذرا ہوش سے سنئے! جتنے اعمال ہیں چاہے وہ اچھے ہوں چاہے برے ان کو حیثیتوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ ایک کبت دوسری کیفیت۔ اس بنا پر سزا اور جزا کا دار و مدار محض کمیت یعنی اس کی مدت پر نہیں ہے۔ بلکہ اس کی کیفیت یعنی اس فعل کی شناخت اور اس فعل کا قیج بھی پیش نظر ہوتا ہے۔ مثلاً زنا بالجبر یا ولواط باقتل وغیرہ میں بہت کم مدت صرف ہو تو اس فعل کی سزا محض جرم کی مدت کے موافق نہیں دی جا سکیگی۔ بلکہ اس کی شناخت اور اس کی برائی اور قیج اور اس فعل کی انتہائی ناشائستگی اور خلاف تہذیب اور خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے اس سے ہزار گنا زیادہ مدت اس کی سزا کی تجویز کی جا سکیگی۔ اور یہ تجویز علم و عقل کے خلاف نہیں ہوگی۔ جیسا کہ ساری دنیا میں اسی پر عمل ہے۔ اور کوئی شخص اس کو خلاف انصاف و عقل نہیں کہتا نہ کوئی اعتراض کرتا ہے۔ کہ پندرہ منٹ کے جرم بخاوت میں کیوں عمر بھر کو سزا دی جاتی ہے۔ پھر اس طرح دنیا میں جفا کے بھی سینکڑوں نظائر موجود ہیں۔ اور دن رات وقوع میں آتے ہیں۔ مثلاً کسی نواب یا راجہ کا عزیز لڑکا یا بھتیجی کے مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اور حالت ایسی خراب ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا۔ خدا بھلا کرے حکیم کا کد انہوں نے پانچ منٹ میں اسے بالکل چنگا کر دیا۔ جس پر نواب صاحب نے اسے خوش ہو کر انعام میں ہمیشہ کیلئے اسے ایک پرگنہ دیدیا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس انعام پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔

شائد مہاشہ جی کا ویدک دھرم یہاں بھی بول اٹھے کہ راجہ صاحب

نے دراصل انصاف نہیں کیا۔ کہ ایک منٹ کے علاج میں ہمیشہ کیلئے اسے ایک پرگنہ

مولود شریف

اُجُنَابِے مولانا مولوی محمد سلام اللہ صاحب ثنائی رین حکیم

آج کے دن مصطفیٰ پیدا ہوئے
 آج کے دن مومنوں کی عید ہوئی
 آج کے دن عرش پر بھی دہم ہوئی
 آج کا دن سب دنوں سے بڑا
 سب اندھیرا کفر کا جاتا رہا
 جگمگایا نور سے سارا جہاں
 صد مبارک لک مبارکباد ہو
 حضرت ابراہیم واسمعیل کے
 خاص عبداللہ کے ہیں وہ نورین
 بت ہوئے بتکے و نیکے سرنگوں
 شکلیں بکھلت آساں ہو گئیں
 ہوز یارت آپ کی یارب نصیب
 روز محشر کا نہیں کھٹکا رہا
 سرد ہو جائیگی دوزخ کی ہوا
 ہم گنہگاروں کی کشتی پار ہو
 دین و دنیا ہو گئے آباد سب

مجھے اصل علیٰ پیدا ہوئے
 مومنوں کے پیشوا پیدا ہوئے
 منظر نور حسن پیدا ہوئے
 اشرف ہر دو سرا پیدا ہوئے
 حضرت شمس الضحیٰ پیدا ہوئے
 مالکِ ارض و سما پیدا ہوئے
 آج محبوبِ خدا پیدا ہوئے
 گھر وہ فرخندہ لقا پیدا ہوئے
 فخرِ جملہ انبیاء پیدا ہوئے
 بت شکن، قبلہ نما پیدا ہوئے
 آج وہ مشکلات پیدا ہوئے
 درد دل کی وہ دو اپیدا ہوئے
 شافعِ ردد جزا پیدا ہوئے
 چہنمہ آبِ بقا پیدا ہوئے
 افتخارِ انبیاء پیدا ہوئے
 بارشِ لطفِ خدا پیدا ہوئے

بانغ ابراہیم کے وہ پھول ہیں نرگس جلوہ نما پیدا ہوئے
 آج سب کو چاہئے پڑھنا و رود حضرت خیر الوری پیدا ہوئے
 کر شفاعت آپسی یارب نصیب مرحبہ صد مرحبہ پیدا ہوئے
 مشائخ مسکین کی ہی یہ التجا۔
 خذیدی وصل علی پیدا ہوئے

ظفر وال میں شیعوں کا فرار

شیعوں کے سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تعزیر دار تعزیر سے ذہبی معاملات کرتے ہیں جو مورتی پوجا دار
 مورتیوں سے کرتے ہیں۔ جیسے وہ مورتیوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ ان کی غتیں مانتے ہیں
 ان کے آگے نذریں گزارتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں وغیرہ یہی سب معاملات
 تعزیر دار تعزیر سے کرتے ہیں۔ کیا آپ کوئی شرعی دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ یہی معاملات
 تصویر ذی روح کے ساتھ ہوں تو شرک ہے اور غیر ذی روح کے ساتھ کار ثواب
 ۹۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اگر کسی امر مباح کے ارتکاب سے شرک یا
 کفر کی تائید ہوتی ہو تو وہ امر واجب الترتک ہے۔ جیسے فرایا یا ایہا الذین امنوا
 لا تقولوا اسرارنا و قولوا انظر الایۃ۔ یعنی اے ایمان والو! رسول کریم کو عرض
 نہ کہہ کر پکار بلکہ (بجائے اس کے) انظرنا کہو۔

راعنا ذو معنیدین ہے۔ ایک معنی سے اس کی نسبت رسول کی طرف کرنی
 کفر ہے۔ لیکن جن معنوں میں مسلمان اس کی نسبت حضور کی طرف کرتے تھے۔ وہ جائز
 اور مباح تھا۔ چونکہ مسلمانوں کا اس لفظ کو استعمال کرنا یہودی کی بد باطنی اور کفر کی
 تائید کرتا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ممانعت کر دی۔ پس بالفرض تعزیر ذی

جائز یا امرِ مباح ہو تو بھی واجب الترتیب ہے۔ کیوں کہ اس سے ہزار ہا لوگ نیک بننے میں اور مورتی پوجا کرنے والوں کی تائید کرتے ہیں۔

۱۰۔ من لا یحضرہ الفقہ ص ۳۲ میں مرقوم ہے من جدد قبرا او مثل مثالا
فقد اخرج عن الاسلام۔ یعنی جس شخص نے قبر کی یا اس کی مثال بنائی
وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ یہ قول مرقضوی صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو اس کی وعید
سے کیوں نہیں ڈرتے۔

۱۱۔ اگر کوئی غیر محض بزرگوں کی طرف منسوب کرنے سے واجب التعلیم ہو جاتی ہے
تو کسی اونٹنی کو ناقہ صالح کی مثل قرار دیکر یا کسی گدھے کو خر عیسیٰ کی مثل قرار دیکر بکریوں
کے ریوڑ کو غنیم موسیٰ قرار دیکر بتوں کو سمجھ کر کہ یہ بھی عرصہ تک کعبہ میں رہے ہیں چنانچہ کسی
نے کہا ہے

گو واں نہیں پہ واں کے محالے ہو تو ہیں نسبت ہواں بتوں کو بھی کعبہ کی
ان کے سامنے جھکنا کا یہ ثواب ہے یا نہیں۔ اگر کارِ ثواب ہو تو ایک تعزیر پرست مؤمن
شیوہ لنگ کے پجاری کو کس منہ سے مطہون کرے گا۔ وہ بھی تو نسبت ہی سے ان کی تعظیم
کرتے ہیں۔ شیعہ اس بات پر فخر کیا کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے بت اور انبیاء کی تصاویر
جو کعبہ میں تھیں حضرت علی کے ہاتھ مٹوائیں حالانکہ وہ بھی بزرگوں کی طرف منسوب تھیں۔
جن چیزوں کو نبی اور ولی نے مٹایا۔ آپ ان کو کیوں کر کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔

۱۲۔ اگر نعت کا حکم اصل کا سا ہے تو نہ روضۂ امام پر جانے کی ضرورت ہے
یہ مناسک حج ادا کرنے کیلئے مکہ شریف جانے کی حاجت۔ کسی جگہ
صفا مروہ۔ کعبہ۔ حجر اسود۔ عرفات اور مناک کی نعتیں بنالیں اور وہیں
طواف، سعی، وغیرہ کر لیا کریں۔ حضرت ابراہیم نے بطور ندیر اسمحیل
ایک جانور ذبح کیا تھا۔ ہم بجائے اس کے اس جانور کی نعت کا ٹھہ،
یا منیٰ کی سنالیں۔ اور اس کو ذبح کر دیں کیا یہ جائز ہے
نختہ سنت ابراہیمی ہے۔ کیا لڑکوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے

یہ حساب از ہو سکتا ہے۔ کہ گوشت یا لکڑی کے ٹکڑے پر رسم نعتہ ادا کر دی
جائے۔ کیا روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بن کر اس کی
زیارت بھی داخل ثواب ہے؟

(بابو محمد اسماعیل)

(جامع مسجد ظفر وال)

جذبات

میں اکدن دل کے داغوں کو چراغوں کے چھوڑوں گا
ہر اک بے نور محفل کو درخشاں کر کے چھوڑوں گا
کھلاؤں گا وہ گل پھر قوم کے اجر سے گلستاں میں
مسلمانوں کے دل گلستاں سے حسداں کر کے چھوڑوں گا
مری پیمانی دل رنگ ہر محفل میں لائے گی
شگفتہ ہر چین میں شاخ ارماں کر کے چھوڑوں گا
سلف کے کارناموں سے رلاؤں قوم کو ایسا
کہ ہر آنسو میں برپا ایک طوفان کر کے چھوڑوں گا
وہ رلاؤں گا ہونا موسیٰ دین کی داستاں کہہ کر
کہ آنکھیں قوم کی کان بدخشاں کر کے چھوڑوں گا
بجھلنے پر ہیں دشمن روشنی اسلام کی ہر دم
مگر میں شمع ایساں کو فروزاں کر کے چھوڑوں گا
دکن میں ویسے افارنگ انودیوں کا شیرازہ
فقط ایک جنبش لب سے پریشاں کر کے چھوڑوں گا

جو بے سمجھ حمایت ہر نئے مفتنوں کی کرتی ہے
 اُس اپنی قوم غافل کو پشیمان کر کے چھوڑوں گا
 بنا لینا ہر اک مومن کو مسلم کچھ نہیں مشکل
 خدا چاہے تو کافر کو مسلمان کر کے چھوڑوں گا
 مسلمانوں میں پھر وہ غیرت قومی کروں پیدا
 کہ جان و مال و زر سے حق پہ قربان کر کے چھوڑوں گا
 زہیر اس جذبہ صادق کے صدقہ دیکھ لینا کسب
 فدا مسلم پر مسلم ہو وہ سامان کرنے چھوڑوں گا
 (ناظر درگاہ عاقل شامی)

(اجن پٹن - ریاست)

تقید

شمس الحکمت اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیا دگار شمس لاطبا حکیم ڈاکٹر غلام
 جیلانی مرحوم۔ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ سائز ۱۸×۲۲ اور حجم ۲۵ صفحات۔ کتابت طباعت
 عمدہ۔ چند سالانہ صرف ایک روپیہ۔ اس رسالہ میں بہترین طبی مضامین۔ اور اطبا
 کے تجربات وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ دیسی طب کی نہایت عمدہ خدمت انجام میں ملے

یہ ایک نئی ہی مفرح دل اور خوش رنگ و دوائی ہے اس کے استعمال
 سے طاقت اور فرہی پیدا ہوتی ہے۔ بخوبی ضروری اور سرخی رخسار کیلئے
 منتظر حیرت ہے۔ بہ صورت اور لاغور انسان اس کے استعمال سے طاقتور اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ خفقان، عرق،
 دل دھڑکن، ضعف، جگر و مثانہ کی کمی بہت ہی مفید بخون صالح پیدا کرتا ہے۔ جسم کا وزن کر کے نشاط زندگی استعمال کریں
 بچپن کے بعد کا دل و دماغ سے زیادہ کامیاب۔ تجربہ دارت کیلئے کافی ہے۔ حقیقت فی کس ۲۰۰ کبکس اور بیرون کبکس ۱۰۰
 المشرقیہ صلیبیہ شفاخانہ پشیمہ شفا۔ بھیرہ۔ نہایت۔ فہم۔ رشتہ شفا کھد۔

اس کے عمل ادارت میں کئی لائق حکیم و ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ زیرِ تنقید رسالہ ماہِ جون میں "عقاقیر، بخاروں میں عذا کے احکام و حق الاطفال، ذات الریه پر تحقیق، رضیاً شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں مفید معلومات، سوالات کے جوابات، وغیرہ سے رسالہ کو بہت دل چسپ بنایا گیا ہے۔ خواہشمند اصحاب میجر رسالہ شمس الحکمت بھائی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

قادیانی فتنہ اس نام کا ایب رسالہ مجلس دعوت دارِ ثناء بنگلور سیٹی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں ذکن کے مدعیانِ نبوت و ماموریت یعنی صدیقِ جن بسویشور اور عبداللہ تیماپوری کے دعادی اور ان کے خرافات ان کی کتب سے نقل کر کے مسلمانانِ یاسرِ میسور کے جذبہ ایمانی سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ایسے خطرناک مفسدوں کے دائم فریب سے اپنے آپ کو بچائیں۔ رسالہ مذکور نہایت عمدہ معلومات سے پر ہے۔ میجر قوی پریس بنگلور سیٹی سے ایک آٹھ کاٹھ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

ہدایت الشیعہ مولفہ مولانا مولوی محمد امام الدین صاحب خطیب جامع مسجد۔ کوٹلی لوہاراں غربی منسلح یا لکوٹ۔ ریشیہ میں نہایت ہی عمدہ و لا جواب رسالہ ہے۔ مصنف مسدوح سے ارب پیہہ کاٹھ بھیج کر طلب کریں۔ جو صاحب زیادہ مقدار میں خریدنا چاہیں وہ تین روپیہ سیکرہ کے حساب سے لے سکتے ہیں۔ ایسے رسائل کو خرید کر عوام الناس میں مفت تقسیم کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

مسلم پاکٹ بک میرزائیوں کی کئی پاکٹ بکیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ہر میزانا اپنی جیب میں کوئی دکنوی پاکٹ بک رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ہر جگہ مناظرہ کرنے میں جہاں میرزائی ان سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ آج کل مسلمانوں کے طرف سے کوئی

الحمد للہ کہ مولانا محمد مسلم صاحب صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور پنجاب نے مسلم پاکسٹن کی تالیف و ایکسپلیم ضرورت کو پورا کیا ہے جس میں ساڑھے ۲۶۶ صفحات کے حجم سے یہ مینظیر کتاب شائع ہوئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات - ختم نبوت پر مبنی دلائل نقل کر کے میرزا ایوں کے تمام اعتراضات کو جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور میرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی حقیقت بھی واضح کی گئی ہے۔ انشاء اللہ اسلامی مناظروں اور عام پڑھے لکھے آدمیوں کے ہاتھ یہ کتاب زبردست اختیار کا کام دیگی۔ حوالوں کو غلط ثابت کرنا اور اکیلے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ کتابت طباعت کی خامیاں موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ملنے کا پتہ مولوی محمد متین بیگ علی تھانہ - محافضی دیوبند ضلع سہارنپور

حضرت مسیح علیہ السلام اس نام کا ایک سالہ برائے تنقید موصول ہوا ہے۔ قابل مصنف کی وقبر کشمیر میں نہیں۔ مولوی بابو حبیب اللہ امرتسری حفظہ کلام میرزا نے اس موضوع پر میرزا ایوں کے تمام دلائل کی حقیقت واضح کر دی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ شہر سری نگر محلہ خاشیا ملک کشمیر میں وقبر ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نہیں ہے بلکہ شہزادہ یوزاسف کی ہے۔ شہزادہ یوزاسف کے حالات کتاب اکمل الدین و السلام المغنۃ وغنیہ سے درج کئے گئے ہیں۔ میرزا ایوں کی خیانتوں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ رسالہ مذکورہ اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت وسیع پیش پر ہو۔ قیمت ۵ - حجم ۶۸ صفحے - کاغذ و کتابت، و طباعت عمدہ

ملنے کا پتہ

مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک محکمہ انوار امرتسر - پنجاب

اعلان

دفتر رسالہ شش الاسلام بھیرہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب برائے فروخت موجود رہتی ہیں - اہل ثروت حضرات اہمیں منگوا

الحمد للہ کہ مولانا محمد مسلم صاحب صدر مدرس مدرسۂ اشاعت العلوم لائل پور پنجاب نے مسلم پاکسٹن کی تالیف و ایکٹیم ضرورت کو پورا کیا ہے جس میں سائز پر ۷۶ صفحات کے حجم سے یہ مینظیر کتاب شائع ہوئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات - ختم نبوت پر مبنی دلائل نقل کر کے میرزا ایوں کے تمام اعتراضات کو جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور میرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی حقیقت بھی واضح کی گئی ہے۔ انشاء اللہ اسلامی مناظروں اور عام پڑھے لکھے آدمیوں کے ہاتھ یہ کتاب زبردست پتھیار کا کام دیگی۔ حوالوں کو غلط ثابت کرنا اور اکیلے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ کتابت طباعت کی خامیاں موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ملنے کا پتہ مولوی محمد متین بیٹو علی تھانہ - محافضی دیوبند ضلع سہارنپور

حضرت مسیح علیہ السلام اس نام کا ایک سالہ برائے تنقید موصول ہوا ہے۔ قابل مصنف کی وقبر کشمیر میں نہیں۔ مولوی بابو حبیب اللہ امرتسری حفظہ کلام میرزا نے اس موضوع پر میرزا ایوں کے تمام دلائل کی حقیقت واضح کر دی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ شہر سری نگر محلہ خانیہ ملک کشمیر میں وقبر ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نہیں ہے بلکہ شہزادہ یوزاسف کی ہے۔ شہزادہ یوزاسف کے حالات کتاب اکمل الدین و السلام المغنۃ وغنیہ سے درج کئے گئے ہیں۔ میرزا ایوں کی خیانتوں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ رسالہ مذکورہ اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت وسیع پیش پر ہو۔ قیمت ۵ - حجم ۶۸ صفحے - کاغذ و کتابت، و طباعت عمدہ

ملنے کا پتہ

مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک محکمہ انوار امرتسر - پنجاب

اعلان

دفتر رسالہ شش الاسلام بھیرہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ اہل ثروت حضرات اہمیں منگوا

کیفیت کارکردگی

ماہ جون و جولائی میں مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ حزب الانصار نے ملکوال ضلع گجرات ظفر وال و چونڈہ ضلع سیالکوٹ - راولپنڈی - شیخ جھاڑ - گوجران - جہلم میانہ گوندل جگہ نمبر ۶ - گاکھڑا - دھوری - محمدی شریف ضلع جھنگ وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ خاکسار مدیر نے سوہم چون کو انجمن اسلامیہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ کے جلسہ سالانہ میں شرکت اختیار کی۔ وہاں سے واپسی پر چونڈہ میں دو روز قیام رہا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب مدرس محمدیہ کی صدارت میں وہاں دو جلسے منعقد ہوئے جن میں خاکسار نے وہاں کے مسلمانوں کو بدعات محرم سے اجتناب کی تلقین کی۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۳ء بمقام کلان پور شیعوں مسئلہ ارسال الیدین فی الصلوٰۃ پر مناظرہ ہوا۔ جس کی مختصر روئید اسی رسالہ میں درج ہے۔ ۵ جولائی کی رات کو میانہ میں اور ۶ جولائی کو بمقام بھیرہ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر شاندار جلسوں میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ ۱۲-۱۵ جولائی بمقام چکوال انجمن اسلامیہ کے شاندار جلسہ میں شمولیت کی دعوت موصول ہوئی۔ چکوال میں ختم نبوت و فضائل صحابہ پر میری دو تقریریں ہوئیں۔ اس کے بعد بھون۔ بل کسر و پیل میں رد و فاضل کے مکائد آشکارا کرنے کے لئے جانا پڑا۔ ہرن پور ضلع جہلم میں مدرسہ اسلامیہ کے جلسہ سالانہ پر مورخہ ۲۱ جولائی کو ایک تقریر کی گئی۔ مورخہ ۲۹ و ۳۰ جولائی کو مونہ ڈیو ضلع گجرات میں صداقت اسلام و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کرنے کا موقع ملا۔ دارالعلوم غریزیہ بھیرہ میں تعداد طلباء ترقی پذیر ہے۔ اس وقت ستر سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مناظرہ کلان پور

(از مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب میانہ)

ضلع شاہ پور میں قصبہ میانہ سے دو میل کے فاصلہ پر موضع کلان پور واقع ہے۔ کئی سال سے شیعوں نے اس علاقہ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا تھا۔ پندرہم شاہ کرشیوں

کی امداد سے جھک کر ضلع میانوالی کا رہنے والا کرم حسین ذکر ہر سال دورہ کیا کرتا ہے۔ چک سیدا کلان پور۔ چوٹ وغیرہ کے دیہات میں رفض و بدعت کے اکھاڑے قائم ہو رہے تھے۔ اس سال بھی کرم حسین نے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ اور کلان پور میں اپنی تقریر کے دوران میں دعویٰ کیا کہ قرآن مجید میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے والے کو لعنتی۔ یہودی اور فاسق کہا گیا ہے۔ باشندگان علاقہ میں اس تقریر سے ہیجان عظیم پیدا ہوا۔ جہلاء کے شبیہ ہو جانیکا خطرہ پیدا ہو گیا۔ مورخہ جولائی ۱۳۳۳ء سحر کے وقت علامہ درعی علم الہدیٰ فضل الفضلا رئیس المناظرین حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گنوی قبلہ دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں دہاں کے مسلمانوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اور انہوں نے حضرت ممدوح سے حرمت اسلام کے نام پر اس فتنہ کے انسداد کی درخواست کی۔ حضرت ممدوح اسی وقت کسی تیاری کے بغیر مع دوہن خدام کے ٹانگوں پر سوار ہو کر دن کے گیارہ بجے کلان پور پہنچے اور بعد نماز ظہر موضع دھید میں تشریف لے گئے۔ بھکروی ذکر بلند آواز سے تقریر کر رہا تھا۔ مولانا کے درود سے اُس پر بدحواسی طاری ہو گئی۔ اور تقریر کو ختم کر کے راہ فرار اختیار کرنے پر آمادہ ہوا۔ مگر اہل سنت کے عظیم اشران اجتماع نے شیعوں کے جلسہ گاہ کا محاصرہ کر لیا۔ راجہ سردار خان جب ذیلدار و رئیس اعظم کے مجبور کرنے پر کرم حسین نے ایک باڑے کے احاطہ کے اندر بٹھ کر گفتگو کرنا منظور کر لیا۔

حضرت مولانا ممدوح نے کرم حسین سے وہ آیت دریافت کی جس میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے والوں کو لعنتی اور یہودی کہا گیا ہے۔ کرم حسین نے بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن پر عمل کر کے انتہائی بدتہذیبی و بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ شرائط کے تصفیہ سے انکا کر دیا۔ اور مولانا ممدوح کی تقریر کے دوران میں شور برپا کر دیا۔ شیعوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسلامی مناظر کی کوئی تقریر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہوں نے شور و غل سے میدان مناظرہ کو گپ بازی۔ تمغیر ال۔ یا چاٹو خانہ کا نمونہ قرار دے لیا۔ مولانا ممدوح نہایت صبر و تحمل۔ رواداری کے ساتھ پیکر صبر و استقامت بن کر ہاڑی کی طرح میدان میں رہے۔ شیوخ مناظر آخر تک اپنے دعویٰ کی تائید میں کوئی آیت پیش نہ کر سکا۔ اسکی

مضحکہ خیز حرکات کسی مسخرے کی طرح سے کم نہ مقبیلہ ایک شخص نے حضرت مولانا ممدوح کی خدمت میں پانی کا ایک گلاس پیش کیا۔ کرم حسین نے چیخ کر کہا: ہرگز پانی پینے نہ دوں گا۔ میں پیاسے کا فرزند ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہاں آپ پیاسا رکھنے والے اور پانی پینے سے روکنے والے کی اولاد میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ ہم سیدنا امام حسین علیہ السلام کے متبع ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی حضرت امام علیہ السلام کی پیروی میں آپ جیسے یزیدی سے واسطہ پڑا ہے۔ مگر یاد رکھو ہم حالت پیاس میں بھی موجودہ زمانہ کے یہودیوں سے ممتاز بلکہ کر سکتے ہیں۔ اس پر شیعہ مناظر مذمت و خفت کی ہنسی ہنسا۔ اور شیعہ کھول کر اپنے ٹوٹے ہوئے بدعادات دکھا کر عجیب انداز میں کرسی پر اچھلنے لگا۔ شیعوں نے اپنے مناظر کی ناکامی محسوس کر کے اُسے آیت پیش کرنے پر مجبور کیا۔ آخر کار کرم حسین نے قرآن مجید سے منافقین کی صفت یَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ (وہ اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں) بیان کی۔ آیت کی صحیح تفسیر و ترجمہ سے قطع نظر کر کے مولانا نے فرمایا کہ ہاتھ بند کرنے اور ہاتھ باندھنے میں بہت فرق ہے۔ لہذا شیعہ مناظر ہاتھ باندھنے کی نفی کہیں سے دکھادے شیعہ مناظر نے شور مچایا۔ اور کہا کہ ہاتھ بند کرنا اور باندھنے کا ایک ہی مطلب ہے۔ عوام الناس کا رجحان دیکھ کر جلالہ کے اطمینان کے لئے مولانا ممدوح نے فرمایا کہ

۱۰ شیعوں نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں جی بھر کر جھوٹ بول کر اپنے مذہب کے مطابق ثواب عظیم حاصل کیا ہے۔ پانی پینے سے منع کرنے کو اپنی فتح عظیم قرار دیا ہے۔ اور اس واقعہ پر فخر کیا ہے۔ زمانہ حال کے یزید یو یا تاؤ پانی پینے سے روکنا کن لوگوں کا خاصہ تھا: جنگ میں پیاسے لڑنے والے کن تھے۔ اشتہار میں لکھا ہے کہ مولوی گہوی اپنی گڑبی جوتا اور کتا میں چھڑ کر میدان سو جھاگ گیا شیعوں کو چاہیئے کہ وہ اس فتح عظیم کو علامت سمجھ کر اپنے علم پر باندھ لیا کریں شیعوں کو اس مال غنیمت پر ناگزیر ناچار چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مناظرہ کے بعد موضع دھیدہ کے مسلمانوں نے کرم حسین کو وہاں سے نکال دیا۔ اور وہ فائز و فائز و فائز وہاں سے نامراد و رخصت ہوا:

شیعہ مناظر کے نزدیک بند کرنے اور باندھنے کا ایک ہی مطلب ہے۔ اب اس کے مسلمات کے مطابق آیت الم تو الی الذین قیل لہم کفو ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ (بارہ ۵۷) میں کفو ایدیکم کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھو۔ شیعہ مناظر نے کہا۔ کہ کفو کا ترجمہ بند کرو نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ترجمہ ہاتھ روک رکھو ہے۔ مولانا مدوح نے شیعہ مناظر کے ہاتھ سے مترجم قرآن مجید منگوا لیا۔

ہزار ہا آدمیوں کے مجمع میں قرآن مجید میں سے شاہ عبدالغفار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ہاتھ باندھ رکھو اور نماز پڑھو پڑھ کر سنایا گیا۔ اہل سنت نے نعرہ اے کبکے بلند سنئے۔ شیعوں کے چہروں پر مردنی چھا گئی۔ مناظرہ کے اختتام پر حضرت مولانا مدوح کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلوس نصف میں لمبا تھا۔ دھیلہ سے کلان پور تک صد ہا اشخاص نے مولانا کی مشابہت کی۔ اسی شام کو مولانا کا قصبہ میانی میں لیکچر ہونے والا تھا۔ اس لئے مولانا مدوح قصبہ میانی میں رونق افروز ہوئے۔ میانی میں نوجوانوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ الحمد للہ کہ کلان پور کے علاقہ میں فتنہٴ رفس کا انداد ہو چکا ہے۔

۱۷ ضلع شاہ پور میں شیعوں نے عرصہٴ سنی فروعی مسائل میں اہل سنت سے مناظرہ کرنے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ لوگ عوام الناس کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں کہ شیعہ قرآن پر عمال ہیں اس کے لئے قرآن مجید کی آیات میں معنوی تحریف میں نئے نئے کمال پیدا کئے جا رہے ہیں مولوی کنہایت حسین بٹ دہری سے شیعہ نے ایک مناظرہ میں ہذا اصل طاعت علی مستقیم کو علی مستقیم پڑھ کر ثابت کیا۔ کہ حضرت علیؑ کا اسم گرامی قرآن مجید میں موجود ہے۔ کے مسئلہ ارسال الیدین فی الصلوٰۃ کے بارہ میں اس فرقہ کی تک و دو قابلِ ذرا ہے۔ قرآن مجید کی کلام الہی سے مطلب لگانے میں یہ لوگ نبی اسرائیل سے بھی گئے سبقت لے گئے ہیں مثال کے طور پر یہی آیت یقبضون ایدہم اس فرقہ کی قرآن سے دشمنی ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔

ارسال الیدین فی الصلوٰۃ

(از مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی)

شیعوں نے ضلع شاہ پور میں مذکورہ بالا مسئلے کے متعلق زبردست پراسیگنڈا کا آغاز کیا ہے۔ شیعوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ نماز کھلے ہاتھ پڑھنا چاہیے۔ حنلان پور کے شیعوں نے بھی اپنے اشتہار میں لکھا ہے۔ کہ ارسال الیدین قرآن سے ثابت ہے۔ حالانکہ الحمد للہ سے لیکر والناس تک قرآن مجید میں شیعوں کو ایک آیت بھی اپنے دعویٰ کے اثبات میں نہیں ملتی میں شیعوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں کسی جگہ بھی ارسال الیدین کا لفظ یا حکم دکھادیں۔ قرآن مجید کی آیت بل یدک الممسوس طہان پیش کر کے عوام کو مغالطہ دینے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بسط اور ارسال میں بڑا فرق ہے۔ عربی میں ہاتھ کے لٹکانے کو بسط نہیں کہتے۔ شیعہ اگر اصرار کریں۔ تو ہم قرآن مجید میں وہ آیت دکھا سکتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لمٹھ کھولنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (پارہ ۱۵)

ص شیعہ آج تک اپنا کوئی اہم سے اہم اعتقادی مسئلہ بھی قرآن سے ثابت نہیں کر سکے۔ متقدمین شیعہ نے عاجز ہو کر قرآن مجید کی تحریف کا اقرار کر لیا۔ اور آیات قرآنیہ کو ایک محتمہ یا چیتان ظاہر کیا۔ شیعوں کا علامہ محمد تقی روضۃ المتقین میں لکھتا ہے کہ (مہارے علماء و محدثین کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس سے استدلال کریں۔) (اساس الاصول ص ۱۹)

مگر زمانہ حال کے شیعوں نے قرآن کی آیات کو اپنے مطلب کے موافق ثابت کرنے کیلئے تحریف جنوی سے کام لے رہے ہیں۔ طبقہ جہلا میں ان کا دام فریب کامیاب ہو جاتا ہے۔ اہل سنت کو چاہیے۔ کہ شیعوں کے ساتھ اہم اعتقادی مسائل میں مناظرہ کیا کریں :

ترجمہ :- اے نبی آپ اپنے ہاتھ کو کٹا دے نہ کیجئے۔ پورا کٹا دے کرنا در تاپ ملامت کٹھ ہوتے عاجز ہو کر بیٹھ جائیں گے۔

شیعوں کی طرح قرآن کو بگاڑنا ہو۔ تو ہاتھ کھولنے کی ممانعت پر اس آیت سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔ مگر ہم اے نزدیک قرآن مجید کے معنی بگاڑنا کفر ہے۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ خدائے اس آیت میں حد سے زیادہ سخاوت سے جو فضول حشری کی حد میں داخل ہو جائے ممانعت فرمائی ہے۔

شیعوں کی معتبر کتاب جامع عباسی بست بابی مطبوعہ نول کشور ۵۰ میں نماز کی سنتوں کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "زیر سنت یہ ہے کہ عورت اپنے دونوں ہاتھوں کی پھیلویں کو اپنے پستان پر رکھے۔" کرم حین بھکرو دی کے فتویٰ کے مطابق شیعہ عورتیں ملعون۔ یہودی اور فاسق قرار دی جاسکتی ہیں۔ قرآن مجید میں کسی جگہ عورتوں کے لئے اقامت فی الصلوٰۃ کا علیحدہ طریقہ مذکور نہیں ہے۔

قرآن مجید سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت

شیعوں کا یہ مطالبہ ہے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت قرآن مجید سے ہی دیا جائے۔

تو ہم بارہ آیات نقل کرتے ہیں۔ پہلی آیت :- **وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ** (پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵) ترجمہ فرمادہ کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو اس کے رسول کی۔ دوسری آیت :- **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ** (پارہ ۳۳ صفحہ ۱۱) تو کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی۔ تو میری راہ چلو۔

تیسری آیت :- **اَنزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ** (پارہ ۱۳ صفحہ ۱۲) اور اتنا رہنے طرف تیرے ذکر کو تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگوں کے۔ چوتھی آیت :- **وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** (پارہ ۲۱ صفحہ ۱۹۶)

(واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی) پانچویں آیت :- **مَنْ يَشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى**

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لَوْلَا مَا تَوَلَّى وَنُصِّلَهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (پارہ ۵۷ ع ۱۳)

ترجمہ :- اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اُس پر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ کے سوائے ہم اُن کو چلے کریں وہی طرف جو اُس نے پکڑی اور ڈالیں اُس کو دوزخ میں اور بہت بُری جگہ ۛ
حَصْحَصَىٰ آيَةٌ ۚ وَمَا اَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُم عَنْهُ فَانْتَهُوا (پارہ ۵۷ ع ۴) اور جو کچھ دیے تم کو رسول پس لے لو اُس کو اور جو کچھ منع کرے

تم کو اس سے پس باز رہو۔
سَاتُوْنَ آيَةٌ ۚ فَلَا دَرَبَكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحْكَمَ لَكَ فَيَمَّا شَجَعْتُمْ سَوَّاهُمْ (پارہ ۵۷ ع ۶) سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا۔ جب تک سمجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اُٹھے آپس میں)

اَمْ حَسِبَ اَنَّكَ لَا تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ الْبَنِيَّ الَّذِيْ يُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ وَاَتَّبَعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (پارہ ۵۹ ع ۹)
پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے جو نبی ہے اُمی ۛ وہ جو ایمان لاؤ

ہے ساتھ اللہ کے اور باتوں اس کی کے پیروی کرو اُس کی تم تک راہ پاؤ تم،
تُوْنِ آيَةٌ ۚ يَّثْبُتُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهِ وَيُؤْكِلُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (پارہ ۶۰ ع ۱۱) لڑھکتا ہے اوپر اُن کے نشانیاں اعلیٰ اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت۔

وَسُوْنِ آيَةٌ ۚ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لَيَسِّنَ لَّهُمْ الَّذِيْ اَخْتَلَفُوْا قِيْدَ (پارہ ۶۱ ع ۱۲) اور ہم آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی
تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ (پارہ ۶۱ ع ۱۳) یہ ہے جن امور (دین) میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں
(آپ ان لوگوں پر اس کو طائر بنے راویں۔

مذکورہ بالا آیات میں خداوند کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔ اتباع اور آپ کے

اسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم فرمایا ہے۔ آپ کے ہر حکم کی تعمیل فرض قرار دی ہے۔ اور فرمایا ہے تازعات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنائے بغیر انسان ایماندار نہیں کہلا سکتا۔ ہدایت کا ذریعہ صرف اتباع سنت میں ہی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کیلئے کتاب و حکمت کے معلم تھے۔ اور قرآن کو کھول کر بیان کرنا آپ کے فرائض میں داخل تھا۔

ان احکام قرآن کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر نظر کرتے ہیں۔ تو احادیث میں ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ لہذا قرآن کی ان دس آیات سے ثابت ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر ادا کرنی چاہئے۔

احادیث

۱، روایت ہے وائل ابن حجر سے انہ راي النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلوة كبر ثم التحف بثوبه وضع يده اليمنى على اليسرى (رواه مسلم) ترجمہ تحقیق اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کواٹھاتے دو ہاتھ اپنے اس وقت کہ داخل ہوتے نماز میں۔ تکبیر کہی۔ پھر ڈھانک لئے ہاتھ کپڑے لپٹے۔ پھر رکھا دہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر۔

۲، عن سهل بن سعد قال قال كان الناس يؤمنون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراع الیسمی فی الصلوة (رواه بخاری)

ترجمہ سهل ابن سعد فرماتے ہیں کہ لوگ حکم کئے جاتے تھے۔ یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ دایاں اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے نماز میں۔

۳، عن قبيصة بن حطب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمننا فيأخذ شماله بيمينه (رواه الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ قبیصہ بن حطب سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کہہ رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بائیں ہاتھ اپنا ساتھ دائیں کے

گیا رہیں آیت :- قوموا للہ قانتین ۔

اس آیت میں خدا کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہونے کی تاکید ہے ۔ ادب سے کھڑے ہونے کا طریقہ دنیا میں صرف ایک ہی رائج ہے ۔ مغربی فیشن کے ہم پابند نہیں ایسی ہی تہذیب میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ادب سمجھا جاتا ہے ۔ دست بستہ کا محاورہ اردو زبان میں رائج ہے کسی جگہ ایک مٹی اور ایک شیعہ اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں مٹی نہایت ادب سے احکم الحاکمین کے دربار میں دست بستہ کھڑا ہو گا ۔ مگر شیعہ صاحب اگر کرا لیے کھڑے ہونگے ۔ جیسے کیمرو کے سلسلے فوٹو کچھوانے کے لئے کھڑے ہیں ۔ اجنبی آدمی کسی طرح بھی اُس کو حالت نماز میں نہ سمجھے گا ۔ پس اس آیت سے ثابت ہے کہ خدا کے سامنے دست بستہ عاجزی کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے ۔

بارہویں آیت ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورہ کوثر) ترجمہ ۔ پس اپنے رب کی نماز پڑھ اور ہاتھ باندھ لے ۔ اس آیت کی تفسیر میں باب مدنیۃ العلم حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وانحر سے مراد حالت نماز میں ہاتھ باندھنا ہے ۔ تفسیر کبیرہ جلد ۸ صفحہ ۱۲ میں ہے ۔

در روی عن علی ابن ابی طالب انه فسر هذا الخبر بوضع الیدین علی النحر فی الصلوۃ وقال رقع الیدین قبل الصلوۃ عافۃ المستحیر العائذ وضعها علی النحر عادة المخاضع الخاشع ۔

اسی طرح معالم التنزیل میں ہے ۔ وعن ابن عباس قال فصل لربک وانحر قال وضع الیمین علی الشمال فی الصلوۃ عند النحر ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائیوں سیدنا علیؑ اور سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بالاتفاق یہی روایت ہے ۔ کہ وانحر میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے ۔ عربی لغت کی مستند کتاب قاموس ص ۳۳۲ میں نحر کے معنوں میں لکھا ہے ۔ الرجل فی الصلوۃ ینصب و یفعل صلحا او وضع یمینہ علی شمالہ ۔ لہذا روایت اولت ہر دو سے یہی معنی ثابت ہے ۔

مجتہد علی علیہ السلام کے لئے صرف اسی قدر بیان کافی ہے۔ مگر مزید اطمینان کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک اور ارشاد نقل کیا جاتا ہے۔

عن ابی حمیفۃ ان علیا قال من } ابی حمیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی
السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ } نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ نمازیں
تحت السخ (رواہ ابو داؤد) } ناف کی نیچے ہاتھ رکھا جائے (ابو داؤد)

احتذار

اس رسالہ کے لئے برق آسمانی کی دو کاپیوں کی کتابت کرائی گئی تھی۔ افسوس ہے کہ کاتب صاحب کی غفلت سے کاپیاں گم ہو گئیں۔ اس لئے درج نہ ہو سکیں۔ نہرت مضامین میں برق آسمانی کا عنوان درج ہو چکا تھا۔ انشا اللہ آئندہ ماہ رسالہ میں کم از کم ۲۰ صفحات برق آسمانی کے لئے وقف کئے جائیں گے۔

منیجس

قادیان نمبر

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء کا رسالہ قادیان نمبر کا نکالا جائے۔ اہل قلم حضرات کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد مضامین ارسال فرمائیں اور قادیان نمبر کو کامیاب بنانے کیلئے امداد دیں۔ دسمبر میں میرزاٹیوں کا قادیان میں طائفہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے میرزاٹیوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے یہ نمبر کئی ہزار میں طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ جو صاحب زیادہ تعداد میں نمبر طلب کرنا چاہیں وہ اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں۔ جملہ احباب و خادمان اسلام کا غرض ہے۔ کہ اس نمبر کو کافی تعداد میں ہر جگہ فروخت کرنے میں مدد دیں۔

منیجس

تصویری گذارش: جن حضرات کی میعاد ختم ہو چکی ہو براہ کرم جلد از جلد درجہ بندی دینی انڈر رسالہ قرار کمون فرمویں ورنہ رسالہ آئندہ بندی دینی ہی ارسال خدمت ہوگا۔

منیجس

ظفر وال میں عیسائیوں مناظر میں شکست عظیم

قصبہ ظفر وال میں عیسائیوں کا ایک جلسہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ جون کو منعقد ہوا۔ اس میں پادری عبدالحق صاحب مقرر تھے۔ پہلے دن صحت بائبل - دوسرے دن اثبات التثلیث - تیسرے دن نجات موضوع تقریر تھے۔ چونکہ اشتہار میں لکھا تھا کہ بعد از تقریر ہر مذہب کے علماء کو ایک ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کیلئے وقت دیا جائے گا اس لئے مسلمانوں کی طرف سے مولانا محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد ظفر وال منتخب ہوئے۔ پادری صاحب کے ساتھ ہر سہ روز میں جو گفتگو ہوئی۔ اس کا خلاصہ بغرض افادہ عامۃ المسلمین رسالہ شمس الاسلام میں درج کیا جاتا ہے۔

محمداً و نصلی علی سولہ الکریم و علی آلہ النعمین
پہلے دن صحت بائبل پر تقریر تھی۔ پادری صاحب مذکور نے اس موضوع پر تقریر کیا
سوا گھنٹہ تقریر کی جس کا خلاصہ جب ذیل ہے۔

آج کل جو مشہور ہے کہ بائبل محرف ہو گئی ہے۔ اس میں سے آئیتیں نکال دی گئی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ غلط فہمی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کچھ ایسے زمانہ میں کتابت کیلئے اتنے سامان نہ تھے جو آج کل ہیں۔ اور نہ لکھنے کا یہ طریق تھا۔ بلکہ جس زمانہ میں انجیل لکھی گئی تو اس طرح کہ کتاب ایک لمبے سے صحیفے پر بائبل لکھتے جاتے تھے۔ اور جو کوئی تفسیری نوٹ ہوتا تھا۔ وہ بھی اسی سیاہی سے سطروں کے درمیان یا حاشیہ پر بغیر کسی امتیاز کے لکھ دیتے تھے۔ بعد میں جب کسی نے ان صحیفوں کی نقل کی۔ تو ان تفسیری فقرہوں کو بھی اصل متن میں سے سمجھتے ہوئے داخل متن کر دیا۔ اور اسی طرح وہ صحیفے شائع ہو گئے۔ بعد میں جب ان نسخوں کو کسی پرانے صحیفے سے ٹکرایا۔ تو کچھ زیادتی معلوم ہوئی جس کی وجہ میں بیان کر چکا ہوں۔

محققین نے بھی تحقیق کرنے کے بعد یہی سبب معلوم کیا۔ کہ کچھ کاتبوں نے حواشی اور تفسیری فقرات کو اصل متن میں شامل کر دیا ہے۔ اس لئے علماء مسیحیہ

یہاں تک تحقیق کے ساتھ اُن تفسیری فقرات اور حواشی کو اصل متن سے جدا کیا۔ مگر اُن زائد عبارتوں کو نکالا نہیں۔ بلکہ ایک اختیازی نشان دیکر حاشیہ پر لکھ دیا۔ بعد ازیں علمائے متاخرین نے ان حواشی کو بھی نکال دیا تاکہ اشتباہ کا امکان ہی نہ رہے۔ اس طرح چھانٹتے چھانٹتے اب صرف بائبل کی اصلی عبارت رہ گئی۔ اور وہ قدیمی نسخہ جو صحیح اور خالص شمار کیا جاتا تھا جس کے ساتھ بائبل کو مطابقت کیا گیا۔ دیکھیں ہے۔ اور موجودہ نسخے جواب ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ اُسی قدیمی نسخہ و ٹیکسٹ کے مطابق ہیں۔ باقی نسخے مخلوط ہیں۔ پس اصل بات یہ ہے کہ بائبل میں سے وہ زائد حواشی اور تفسیری فقرات نکالے گئے نہ کہ اصل آیتیں۔ مگر کم فہم لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ آیتیں نکال دی گئیں۔

پھر پادری صاحب نے یہ کہا کہ محققین علمائے مسیحیہ نے حضرت عثمان کی طرح یہ نہیں کیا۔ کہ قرآن شریف کو مرتب کر کے پچھلے نسخوں کو جلا دیا۔ بلکہ جب بائبل کی تصحیح شروع کی تو پچھلے تمام نسخوں کو محفوظ رکھا۔ تاکہ دوبارہ بارہ تحقیق ہو۔ اور بائبل کی مکمل تصحیح ہو جائے۔ جب پادری صاحب نے یہ الفاظ کہے تو مولانا نے اُسی وقت اُنہیں روک کر مطالبہ کیا۔ کہ پادری صاحب! یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے نسخے جلا دیئے۔ تو پادری صاحب نے کہا۔ کہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے۔ اور کہاں لکھا ہے۔ تو مولانا نے پوچھا۔ کہ کتاب ہی کا تو نام پوچھتا ہوں۔ اور میرا مطالبہ کیا ہے۔ تو کہنے لگے۔ کہ اچھا آپ لکھیں۔ کہ ہماری کسی کتاب میں یہ مذکور نہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے سابقہ نسخے جلا دیئے۔ اگر پادری صاحب دکھادیں۔ تو مبلغ ایک صد روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ پھر مولانا نے دورانِ گفتگو میں کئی دفعہ مطالبہ کیا۔ کہ پادری صاحب! حوالہ دکھائیے اور نقد انعام لیجئے۔ مگر پادری صاحب ادھر آئے ہی نہیں۔ دوسرے دن پادری صاحب کے کمپ پر بھی رقعہ بھیج کر مولانا نے حوالہ مذکور طلب کیا۔ مگر جواب ہی نہ آیا۔ خیر قصہ مختصر تقریر ختم ہوئی۔ بنا دلہ خیالات کا وقت آیا۔ پانچ منٹ سوال کیلئے اور پانچ منٹ

چنانچہ ڈاکٹر آدم کلارک اپنی تفسیر جلد اول میں لکھتے ہیں۔ کہ موسیٰ کا کلام پہلے باب پر ختم ہو گیا۔ اور یہ باب موسیٰ کا کلام نہیں۔ اس مقام پر بعض علمائے یہود نے ایک حاشیہ لکھا ہے جو قبول کرنے کے لائق ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے۔ کہ کتاب استثنائاً الہامی دعا پر ختم ہوئی۔ جو موسیٰ نے بارہ گروہوں کے لئے کی ہے۔ اور یہ باب ستر مشایخ نے موسیٰ کے مرنے کے بعد لکھا۔ تفسیر ہنری اسکاٹ میں ہے۔ موسیٰ کا کلام پہلے باب پر تمام ہو گیا۔ اور یہ باب کسی کا ملا ہوا ہے۔ اب وہ ملانے والا یسوع ہو یا سوائس ہو یا عزرا ہو یا کوئی اور ہو۔ بدان کے ٹھیک دریافت نہیں ہوا۔

(ج)، اسی طرح مندرجہ ذیل ابواب الحاقی ہیں جن کے الحاق کرنے والا معلوم نہیں کون ہے۔ یسوع $\frac{27}{29}$ عزرا $\frac{11}{13}$ ۔ یرمیاہ $\frac{52}{54}$ تمام پوچھا کے سے $\frac{9}{11}$ ۔
(د)، بائبل میں اختلاف اور تناقض ہے۔ اور جس کتاب میں تناقض ہو وہ الہامی نہیں ہو سکتی چنانچہ

(ا)، ساؤل نے خدا سے مشورہ پوچھا۔ پر جواب کسی صورت میں نہ آیا۔ سول $\frac{28}{30}$
اس کے خلاف ساؤل نے خدا سے مشورہ نہ پوچھا۔ اتوار $\frac{15}{17}$

(ب)، یہووانے روپیہ واپس دے دیا۔ متی $\frac{26}{28}$ اس کے خلاف اس روپیہ سے
اس نے کھیت مول لیا اعمال $\frac{1}{18}$

(ج)، انسان کو حیوانات کے بعد پیدا کیا۔ پیدائش $\frac{1}{24}$ اس کے خلاف
انسان حیوان سے پہلے پیدا ہوا۔ پیدائش $\frac{2}{20}$

(د)، بائبل میں جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور جھوٹ بولنا خدا کا کام نہیں پس
بائبل الہامی نہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔

(ا)، تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہو کہ وہ تاصری کہا گیا تھا۔
کسی عہد عتیق میں دکھاؤ۔ کہاں یہ عبارت لکھی ہے۔

(ب)، اس وقت یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہوا۔ کہ جس کی قیمت

ٹھہرائی گئی تھی۔ انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے۔ یرمیاہ
نبی کی کتاب سے یہ حوالہ دکھاؤ۔

جب مولانا یہاں تک پہنچے تو وقت ختم ہو گیا۔ اب پادری صاحب جواب
دینے کے لئے جن کا حوالہ دیا ہے۔

(۱) دیکھو، اس جزو کا پادری نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس کو یوحنا بھی نہ کیا۔
رحمہ اللہ اس کے متعلق پادری صاحب نے تسلیم کر لیا۔ کہ یہ الحاقی ہے۔ مگر یہ الحاق
اور باقی الحاقات الہامی ہیں۔ اور یہ الحاق یوحنا نبی نے بذریعہ الہام کیا ہے۔

اسی طرح رہتی کے کلام کے بعد اس نبی کے بعد آنے والے نبی نے الہام سے
الحاق کر دیا۔ مسلمانوں میں بھی سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق اختلاف

(۲) اس سوال کی ہر ایک جزو کا پادری صاحب نے حل نہیں کیا۔ صرف لا اور
ب کی ایک رکیک سی تاویل کی اور سیلک کو دھوکہ دیتے ہوئے دونوں آیتوں میں
تطبیق کرنی چاہی۔ مگر مولانا نے اٹھکراصل اعتراض کو صاف پیش کر کے پھر مطالبہ کیا۔
کہ اب تطبیق کرو جس کا کوئی جواب پادری صاحب سے نہ بن آیا۔

۳) اس سوال کا پادری صاحب نے مطلق جواب نہیں دیا۔

پہلے سوال کے جواب جزو ب میں جو پادری صاحب نے کہا کہ اس کو یوحنا نبی

نے الحاق کیا ہے تو مولانا نے کہا کہ یہ میرے پاس یوحنا نبی کی کتاب ہے۔ اس میں

یوحنا نبی کا قول دکھاؤ۔ کہ باب استئذان کے آخر میں میں نے الحاق کیا ہے۔ نیز آپ

نے یوحنا کا نام پیش کیا ہے۔ میں کہتا ہوں عزرا نبی نے کیا ہے۔ اور بعض مفسرین

کہتے ہیں ستر مشائخ نے کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ الحاق کرنے والے کا پتہ نہیں

کون ہے۔ پس جب تک قطعی طور پر الحاق کرنے والے کا پتہ نہ لگے۔ اور یہ پتہ نہ چلے

کہ الحاق کرنے والا نبی ہے یا کوئی دوسرا تب تک کیونکر بائبل کی صحت کا اعتبار

ہو سکتا ہے جس دستاویز میں ایک حرف بھی زائد ثابت ہو جائے وہ ساری

کی ساری دستاویز ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہوتی ہے۔ تو جس

الہامی کتاب میں باب کے باب الحاقی ہوں اور الحاق کرنے والا معلوم نہیں کون ہے اس کتاب کا کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔

اور یہ جو پادری صاحب نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں بھی سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے؟ پادری صاحب! حضرت عثمان کے واقعہ کی طرح یہ واقعہ پیش کر کے آپ نے پبلک کو سخت دھوکہ دیا ہے۔ اگر آپ ہماری کسی کتاب سے یہ دکھادیں کہ سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق مسلمانوں کا اختلاف ہے۔ تو مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیا جائیگا۔ (مبلغات نکال کر میز پر رکھ دیئے) بار بار بڑے زور سے مطالبہ کیا مگر پادری صاحب خاموش تھے۔ اور خواہ مخواہ بے دلیل بات منہ سے نکال کر ذلیل ہوئے۔

دوسرے دن تثلیث موضوع بحث تھا۔ پادری صاحب نے بدستور سابق تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

کوئی وحدت کثرت سے خالی نہیں۔ ہر وحدت کے مفہوم میں کثرت ہے۔ وحدت محضہ کوئی چیز نہیں۔ جو بھی وحدت پیش کرو۔ میں اس میں کثرت ثابت کر دوں گا۔ بلکہ وحدت بمقابلہ کثرت ہے اور کثرت بمقابلہ وحدت ہے۔ گویا دونوں اضافی چیزیں ہیں۔ پس خدا واحد محض نہیں۔ بلکہ ذات کے لحاظ سے تو ایک ہے بے مثل بے نظیر بے سہم ہے۔ صفات کے لحاظ سے بے حد ہے۔ محل صفات کے لحاظ سے تین ہیں (اس کے ثبوت میں بہت سی مثالیں پیش کیں) ہم توحید ذاتی کے قائل ہیں۔ چنانچہ ہمارا اعتقاد ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی خدا اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ مگر محل صفات کے لحاظ سے وہ تین ہیں (تقریر تو بڑی لمبی تھی۔ مگر اس کا خلاصہ یہی ہے)

مولانا المکرم نے اس تقریر پر مندرجہ ذیل اعتراض کئے۔ اور اعتراضات پہلے پادری صاحب کے ایک مخالف کو ذور فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:۔

(باقی آئندہ)

من انصاری الی اللہ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی امداد کیے بغیر نہیں
 اس کے رکن بن کر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ عرصہ چار سال ہو چکا
 نہایت خاموشی و سادگی کے ساتھ مگر عمل ہی۔ دینی تعلیم کی، اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بنی ہو
 دارالعلوم غفریہ قائم ہے۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام اور مسلمانین کے ذریعہ احکام اسلام
 کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد
 کرنے اور انہیں روافض و غیر زانیات کے دام زد ویر و خجرات دلانے کیلئے نہایت سرگرمی سے
 کام ہو رہا ہے۔ بھیرہ میں ایک عالی شان قلمی کتب خانہ (لائبریری) کا قیام زیرِ تجویز ہو۔ مفصل حالات
 بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیے رسالہ شمس الاسلام کا خریدنا یا اس کی اشاعت
 وسیع کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ
 کے مالی مصارف و جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر
 رہے ہیں۔ صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف پورا کرنے کیلئے جدوجہد و کام لینا پڑتا ہے
 یقین چاہیے کہ رسالہ کا سراہہ کسی جگہ جانا ایک نیک عالم تبلیغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے
 کم از کم کوئی گناہ ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ الودہ و اہل محلہ حیدرہ کے لئے انعام
 مسجد کے نام جاری کرویں۔ ایسا امامان مساجد کا فرض ہے۔ کہ رسالہ کے مضامین و مسائل
 کو سراہہ آگاہ کر دیا کریں۔ مندرجہ ذیل تبلیغی کتب و فتر رسالہ شمس الاسلام قبول کی جاسکتی ہیں۔

<p>تراۃ محمدی یعنی سندستان کے صدر علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ پنجابی دلاویز فتویٰ سوا مجبوعہ ۴۴</p>	<p>فتاویٰ اجتناب الحنفیہ یعنی سندستان کے صدر علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ پنجابی دلاویز فتویٰ سوا مجبوعہ ۴۴</p>	<p>تحقیق و تبصیر قیمت ۱۰</p>
--	---	---

رواۃ عشرہ نہایت مکمل کتاب قیمت ۵ روپیہ

استقامی المال
 مسائل زکوٰۃ و غیرہ فقہی
 بیان کو یہ ہیں قیمت ۴۴

علاوہ ان کے
 منیجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ
 کی معرفت منگوائیں

بازرقہ ضمیمہ
 درویشی و کتاب تقاضات
 غیر ایہ قیمت ۲

مکمل کی غنیمت
مکمل کی غنیمت

دعوت عمل

پیش کشی کرتا ہوں
پیش کشی کرتا ہوں

حزب الانصار کے مقاصد اغراض طریقہ عمل مرقع ہذا پر درج ہیں۔ چنانچہ کافر و کفر کے یہ
 حکم اسلام اور مسلمانوں کے فائزے کے ہیں یا نہیں۔ اگر میں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں
 حسب توفیق حصہ لے۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی پورے کی آبیاری فرما سکتے ہیں۔
 ۱۔ اپنی ماہواری آمدنی میں سے کچھ حصہ نقد کر دیں جو ماہ بجاہ حزب کو بھیج دیں۔ نیز اس رکن تبرک
 ۲۔ دوسرے کو رکن بننے کی ترغیب دیکر اس کا حلقہ کار دیں (کچھ رقم) اپنی زکوٰۃ صدقہ خیرات
 ۳۔ سب نہیں تو اس کا بلا حصہ دار العلوم عزیز کی غریب نادار طلباء اور یتیم ادارت بچوں کی عطا
 ۴۔ قریش جنگی تعلیم و تربیت خوراک و رہائش کا ذمہ حزب الانصار لے لے رکھا ہے۔ (۱) ماہواری سال
 ۵۔ شل اسلام کو خریداری بن کر حزب الانصار کو اس کی کافی مصارف سے سبکدوش ہیں امداد و محبت۔ نیز سال
 ۶۔ کئی اشاعت وسیع کرنے کیلئے مسعی وراثت یکم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جس میں سالہ نہ جاتا ہو۔ یقین
 ۷۔ جانچو کہ رسالہ کا سر ماہ کسی جگہ جانا ایک کل علم مبلغ اور مضامین کے جانیکے برابر ہی رسم یتیمانی ایسا کین
 ۸۔ غریب ادارہ منظم ہو چکا ہے جس میں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم عزیز یہ بھیرہ میں بھیج دیں تاکہ
 ۹۔ محبت کو اثر سے بچکر اسلام کے سچے خادم بن سکیں۔ (۱۵) انچ بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار
 ۱۰۔ سال کیلئے دارالعلوم عزیز یہ بھیرہ میں بھیج دیں۔ چار سال میں مسمیٰ قابلیت کے طالب علم کو کافی
 ۱۱۔ استعداد حاصل ہوتی ہے۔ اما ان صاحب کو محبت کریں۔ کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں اور اپنی بچوں کو چار
 ۱۲۔ انصاف کیا کہیں کتب بھیرہ میں بھیج دیں (۱۶) اہل قلم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے مدد فرمائیے
 ۱۳۔ ہر محترم حضرات کا فرض ہے کہ کتب میں اپنے پاس سے خرید کر کتب خانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیے
 ۱۴۔ تا کہ یہ صرفہ جاریہ کام نہ ہو سکیں۔ جن جن کتب کی ضرورت ہو وہ بذریعہ استفسار معلوم کر لیں۔
 ۱۵۔ کسی ایسے علاقہ میں غیر مذاہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کو ایف سے مطلع فرماتے رہیں۔ اور اگر ضرورت ہو
 ۱۶۔ تو حزب الانصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کا انعقاد کا انتظام کریں۔
 ۱۷۔ اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو خود تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام مدد کر لیں۔
 ۱۸۔ الحان :- ناظم حزب الانصار بھیرہ (مخاطب)

(بعض عام حکم ہذا کے لئے ایک ہی پروردگار کے نام سے دعا کرتا ہوں کہ یہ سب کاموں میں کامیاب رہے)